اسلامیات ۲۰۲۴

(سائنس پری انجینئرنگ، پری میڈیکل اور ہوم اکنامکس گروپس)

کل نشانات

وقت: ۲ گھنٹے

برائے گیارھویں جماعت

ہدایات: (i) اس حصہ میں دس جزوی سوالات ہیں۔ تمام جزوی سوالات کے جوابات مطلوب ہیں اور ہر جز کا ایک نمبر ہے۔

(ii) اپنی جوابی کاپی میں جزوی سوال کو نقل نہ کیجئے۔ سوال اور اس کے جزو کا درست نمبر پرچہ کے مطابق لکھ کر صرف کا جواب تحریر کیجئے۔

حصہ "الف" (کثیر الانتخابی سوالات)

کل نشانات

سوال نمبر ۱: مندرجہ ذیل میں سے ہر ایک کے لئے درست جواب منتخب کیجئے۔ (۱۰)

(i) سعی کا مقام ہے:

☆ صحن کعبہ ☆ صفا و مروہ ✓ ☆ حطیم ☆ رکن یمانی

(ii) پہلی اسلامی ریاست یہاں قائم ہوئی:

☆ جدہ ☆ طائف ☆ ریاض ☆ مدینہ ✓

(iii) اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اس سے تخلیق کیا:

☆ آگ ☆ مٹی ☆ نور ✓ ☆ پانی

(iv) انہوں نے پوری زندگی مدینے میں ننگے پاؤں گزاری:

☆ امام موسیٰؑ ☆ امام عظیمؒ ☆ امام شافعیؒ ☆ امام مالکؒ ✓

(v) بقرہ کے معنی ہیں:

☆ ہرن ☆ بھیڑ ☆ اونٹ ☆ گائے ✓

(vi) آخرت میں تمام انسانوں کو اس جگہ جمع کیا جائیگا:

☆ عالم برزخ ☆ پل صراط ☆ میدان حشر ✓ ☆ علیین

(vii) کاتبین وحی ہوتے ہیں:

☆ حدیث لکھنے والے ☆ نامہ اعمال لکھنے والے

امات ☆فقہ لکھنے والے ✓

آن پاک لکھنے والے

شریعت (اسلامی قانون) کا پہلا ماخذ ہے :

☆قیاس ☆قرآن ✓ ☆سنت وحدیث

مشرکین نے مطالبہ کیا کہ ہم پر آسمان سے یہ برسا :

☆پتھر ✓ ☆برف ☆طوفان

صاحب استطاعت لوگوں پر زندگی میں حج فرض ہے :

☆تین بار ☆ایک بار ✓ ☆دوبار

سال

حصہ "ب" (مختصر جواب کے سوالات) کل نشانات: ۲۰

ث: اس حصے سے تمام سوالات کے جوابات تحریر کیجئے۔

ندرجہ ذیل قرآنی آیات احادیث میں سے کسی تین کا اردو، سندھی یا انگریزی میں ترجمہ اور تشریح کیجئے:

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ ○

مہ: جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا کیا ہے اس میں خرچ کرتے ہیں۔

یح: اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے متقی لوگوں کی تین صفات بیان کی ہیں اور ان پر عمل کرنے کی صورت میں کامیابی کی ضما

ی ہے۔ وہ یہ تین صفات درج ذیل ہیں:

یمان بالغیب: پرہیز گار اور نیک لوگ بغیر دلیل اور مشاہدہ کے سیدنا رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ہر بات پر

ر کرتے ہیں۔

نماز قائم کرنا: نماز پورے اہتمام سے مستقل طور پر ادا کرتے ہیں۔

انفاق فی سبیل اللہ: اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○

مہ: جو لوگ کافر ہیں (انھیں تم نصیحت کرو یا نہ کرو) ان کے لیے برابر ہے۔ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

ریح: اس آیت میں کفار کے بارے میں کچھ باتیں اور ان کے برے انجام کو بیان کیا گیا ہے۔ کفر کا مطلب ہے انکار۔ شریعت کی

دی باتوں کی نافرمانی یا توہین کو کفر کہتے ہیں۔ یہاں سیدنا رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایسے کافروں کے بارے میں آگاہ

ہے، جو اپنی سخت گیری ہٹ دھرمی اور دین سے دشمنی میں مجنوں ہو گئے تھے۔

(iii) يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا

لَّهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

ترجمہ: اے محمد! (مجاہد لوگ) تم سے غنیمت کے مال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (کہ کیا حکم ہے) کہہ دو کہ مال
اسکے رسول کا مال ہے۔ تو اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو، اور اگر ایمان رکھتے ہو اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلو

تشریح: اس آیت میں 'انفال' کے معنی اور حکم بتائے گئے ہیں اور آپس میں امن اور صلح کے ساتھ رہنا ہو اور اس کے
فَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کرنا بیان کیا گیا ہے۔ لفظ 'انفال' 'نفل' کی جمع ہے۔ اس کے لغوی معنی ہیں: زائد چیز
طرح لازم عبادات کے علاوہ ثواب کے لیے کی جانے والی عبادت کو 'نفل' کہتے ہیں اسی طرح مال غنیمت کے مقررہ حصے
طور پر دیے جانے والے حصے کو بھی 'نفل' کہتے ہیں۔ جنگ میں دشمن کو شکست دینے کے بعد ان کی حاصل شدہ چیزوں
ہے جبکہ جنگ سے پہلے ہی دشمن ہار مان لے اور فرار ہو جائے تو ان کے چھوڑے ہوئے مال کو 'مال فے' کہتے ہیں۔ یہاں
مال غنیمت ہے۔

(iv) أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝

ترجمہ: یہی سچے مومن ہیں اور ان کے لیے ان کے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے) درجے ہیں اور بخشش اور عزت کی

تشریح: اس سے گزشتہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے وہ صفات بیان کی گئی ہیں جو ہر مومن میں ہونی چاہیے جو کہ درج ذیل ہیں

☆ جب ان کے سامنے قرآن مجید پڑھا جاتا ہے تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔

☆ وہ ہر چیز میں اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں۔

☆ وہ نماز قائم کرتے ہیں۔

☆ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو جو کچھ عطا کیا ہے وہ ضرورت مندوں پر خرچ کرتے ہیں۔

ایسی صفات کے حامل حقیقی اور سچے مومن ہیں۔ ان کے لیے ان کے رب نے اعلیٰ درجات اور بخشش اور عزت والا رزق
انھیں جنت میں ملے گا۔

(v) إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَىٰ

ترجمہ: بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی۔

تشریح: اس حدیث میں اسلام کے بنیادی تقاضوں یعنی قول، فعل، ظاہری اور باطنی حالات میں سچی نیت کا ہونا لازم قرار
نیت دل کے ارادے کو کہا جاتا ہے۔ اس حدیث کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر شخص کو اجر و ثواب اس وقت ملے گا
عمل اللہ تعالیٰ کو خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اور خالص نیت سے کیا جائے۔

(vi) لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔

ترجمہ: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے
کرتا ہے۔

تشریح: اس حدیث میں اخوت اسلامی کے باہمی تعلق اور سلوک کے بارے میں ہدایت دی گئی ہیں۔ قرآن مجید اور حدیث
کے مطابق تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس لیے کوئی بھی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک

...ے مومن بھائی کے بارے میں وہی خیالات اور فکر نہ رکھے جیسا کہ وہ اپنے بارے میں رکھتا ہے۔ جس نیکی اور بھلائی کا وہ اپنے آپ ...ر سمجھتا ہے، دوسرے مومن بھائی کو بھی اس کا حقدار سمجھے، جس قدر اسے خود برائی اور نقصان سے بچنے کی ضرورت ہے، ...ے مومن بھائی کو بھی اس کی ضرورت مند ہے۔ یہ اسلام کا واحد اصول ہے جو ہمدردی، خیر خواہی اور باہمی محبت کا سرچشمہ ہے۔ ...نے سے ہر فرد میں دوسرے کے لیے خیر خواہی اور معاشرے میں محبت اور اطمینان کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔

...ندرجہ ذیل میں سے چار جزوی سوالات کے جوابات تحریر کیجئے۔ تمام جزوی سوالات کے نشانات مساوی

...ر آن کریم سے کیا مراد ہے؟

...ب:

...ن کریم:

...ر آن "قرأ" سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ہیں پڑھنا اس لحاظ سے لفظ 'قرآن' کے لفظی معنی ہیں پڑھنا یا وہ کتاب جو بار بار پڑھی جائے ...لاح میں کلام پاک کے عربی الفاظ جو اپنے حقیقی مفہوم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ ...ت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم (حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخری نبی ہیں، آپ پر اور ...کے آل اور اصحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر رحمت اور سلامتی ہو) پر نازل ہوئے اور ایک مصحف میں محفوظ کیے گئے، وہ "قرآن" ...تے ہیں۔

...) سورۃ بقرہ کی روشنی میں متقین کی صفات بیان کیجئے۔

...اب:

...تقین کی صفات:

...رۃ بقرہ کی آیات نمبر ۵، ۴، ۳ میں متقی لوگوں کی پانچ صفات اور ان پر عمل کرنے کی صورت میں کامیابی کی ضمانت دی گئی ہے۔ وہ پانچ ...ات درج ذیل ہیں:

...۔ ایمان بالغیب: پرہیزگار اور نیک لوگ بغیر دلیل اور مشاہدہ کے سیدنا رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی ہر بات پر یقین ...کھتے ہیں۔

...2۔ نماز قائم کرنا: نماز پورے اہتمام سے مستقل طور پر ادا کرتے ہیں۔

3۔ انفاق فی سبیل اللہ: اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

4۔ آسمانی تعلیم پر ایمان: قرآن مجید، پچھلے صحیفے اور الہامی کتابوں کو برحق اور اللہ تعالیٰ کا کلام مانتے ہیں۔

5۔ آخرت پر ایمان: وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ یہ دنیا عارضی اور فانی ہے۔ ایک دن قبر، تقدیر اور حساب کا سامنا کرنا ہے، جنت یا جہنم کا فیصلہ ...ہو گا۔

جس شخص میں خوف خدا کے ساتھ یہ پانچ خوبیاں ہوں وہ ہدایت یافتہ اور کامیاب سمجھا جائے گا۔

...(iii) میانہ روی سے کیا مراد ہے؟

جواب: میانہ روی کا مطلب ہوتا ہے ہر چیز میں اعتدال۔ یعنی نا بہت زیادہ کنجوسی نا بہت زیادہ اسراف بلکہ ہر کام
حدیث مبارکہ میں میانہ روی کے بارے میں تاکید کی گئی ہے۔ انسان کو معاشی زندگی کا راز بتایا گیا ہے کہ جو شخص
چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے اخراجات کو اعتدال میں رکھے اور اپنی آمدنی کو اس طرح استعمال کرے کہ اس
ہوں، اسی میں نہ وہ بخل کرے اور نہ اسراف۔ اس لیے فرمایا کہ وہ شخص جو میانہ روی کی زندگی بسر کرے گا وہ کبھی

(iv) قانون کا احترام کیوں ضروری ہے؟

جواب:

احترام قانون

کسی بھی معاشرے میں رہنے والے لوگ متفقہ طور پر چند قوانین وضع کرتے ہیں جس کا مقصد برائیوں اور خرابیوں
ہے۔ اور معاشرے کے ہر فرد پر ان قوانین کے مطابق اپنی سماجی اور معاشرتی زندگی گزارنا ضروری تصور کیا جاتا
ماننے اور ان پر عمل کرنے کو احترام قانون کہتے ہیں۔ اس سے معاشرے میں جرائم اور خرابیوں کا خاتمہ ہوتا ہے

(v) شرک کیا ہے؟ اس کی اقسام تحریر کیجئے۔

جواب:

شرک:

لغت کے اعتبار سے شراکت یا حصہ داری کو شرک کہتے ہیں۔ شرک، توحید کی ضد ہے، اصطلاح میں وہ شخص جو
معبود مانتا ہے، اللہ کی صفات یا اس کی صفات کے تقاضوں میں کسی اور کو شریک کرتا ہے، وہ شرک کرتا ہے اور وہ
جاتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد پاک ہے: ترجمہ: اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے۔ اس گناہ کے
وہ معاف کر دے گا۔ اور جس نے اللہ کا شریک مقرر کیا اس نے بڑا بہتان باندھا۔ (سورۃ النساء آیت نمبر 48)

شرک کی اقسام:

شرک کی مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں:

ذات میں شرک:

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو کسی بھی شکل و صورت کی طرح سمجھ کر اس کے برابر ماننا۔

صفات میں شرک:

اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی اور میں اللہ تعالیٰ کی صفات سے مشابہت کرنا یا یہ ماننا کہ دوسرے اس کے علم، قدرت،
صفت میں اس کے مشابہ ہیں۔

صفات کے تقاضوں میں شرک:

اللہ تعالیٰ کی ہر صفت اس کی صفت اور خصوصیت ہے جس کا تقاضا ہے کہ یہ صفت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کی
کو صرف اللہ تعالیٰ ہی سے اس صفت کا طالب ہونا چاہیے۔ معبود ہونے کے ناطے اسی کی عبادت کرنی چاہیے، رازق ہونے
سے رزق طلب کرنا چاہیے۔ ناصر ہونے کی وجہ سے اسی سے مدد مانگنی چاہیے۔ وہاب ہونے کے ناطے اسی سے ہر
ہے۔ اگر اس کی صفات میں کسی اور کو شامل کیا جائے تو اسے شرک سمجھا جائے گا۔ اس لیے یہ تمام صفات بشمول
تعالیٰ ہی کی طرف منسوب کیے جانے چاہئیں۔

(vi) مصارف زکوۃ سے کیا مراد ہے؟

جواب:

مصارف زکوٰۃ:

زکوٰۃ کے حقدار کو مصرف کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 60 میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کیے گئے ہیں۔

(۱) الفقراء: فقیر اور محتاج، وہ لوگ جن کے پاس کچھ نہیں ہو۔

(۲) المساکین: مساکین اور حاجت مند جن کے اخراجات مشکل سے پورے ہوتے ہوں۔

(۳) العاملین: محکمہ زکوٰۃ میں تعینات عملے کی تنخواہ وغیرہ کے لیے۔

(۴) المؤلفۃ قلوبھم: وہ غیر مسلم جن کا مقصد انھیں اسلام کی طرف راغب کرنا ہے۔

(۵) الرقاب: غلام اور قیدی۔

(۶) فی سبیل اللہ: اللہ کی راہ میں کام کرنے والا اور مجاہد

(۷) ابن السبیل: مسافر

(vii) حج کی اقسام بیان کیجئے۔

جواب:

حج کی قسمیں:

حج کی مندرج ذیل تین قسمیں ہیں:

(i) اِفْرَادُ (ii) تَمَتُّعْ (iii) قِرَانُ

(viii) حدیث کے معنی اور تعریف بیان کیجئے۔

جواب:

حدیث کے معنی و مفہوم:

حدیث کے لغوی معنی خبر اور گفتگو کے ہیں۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔ اور حدیث کو 'وحی غیر متلو'، 'خبر'، 'اثر' اور 'سنت' بھی کہا جاتا ہے۔

حصہ "ج" (بیانیہ جواب کے سوالات) کل نشانات: ۲۰

نوٹ: اس حصہ سے کسی دو سوالات کے جوابات تحریر کیجئے۔ تمام سوالات کے نشانات مساوی ہیں۔

۱۔ عقیدۂ توحید کی تعریف کیجئے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کی اہمیت بیان کیجئے نیز انسانی زندگی پر اس کے اثرات تحریر کیجئے۔

جواب:

عقیدہ توحید:

توحید عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی ہیں "ایک ماننا" اور "یکتا جاننا" کے ہیں جبکہ شریعت کی اصطلاح میں توحید
اللہ تعالیٰ کو اسکی ذات، صفات اور تقاضاے صفات میں ایک ماننا اور یکتا جاننا، قلب و ذہن کی گہرائیوں سے اسکی وحدانیت
زبان سے اقرار و دل سے تصدیق کرنا اور اپنے اعمال و افعال کو اس عقیدہ کے تقاضوں کے مطابق کرنے کے ہیں۔

قرآن مجید کی روشنی میں:

توحید کے حوالے سے قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ (سورۃ الانبیاء: آیت 22)

ترجمہ: اگر آسمان اور زمین کے ایک اللہ کے سوا کئی خدا ہوتے تو ان کا نظام تباہ اور برباد ہو چکا ہوتا۔

توحید کا تقاضا اس بات پر مبنی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات صفات اور اوصاف کے تقاضوں میں اکیلا مان لیا جائے۔ اس بات
کہ اللہ تعالیٰ پوری دنیا کو بنانے، پالنے، سنبھالنے اور چلانے کے لیے کسی کا محتاج نہیں۔ اسے کسی نے پیدا نہیں کیا، وہ ازل سے
سب کا رب ہے، اور اس جیسا کوئی نہیں۔ وہ معبود برحق ہے۔ وہی عبادت کے لائق ہے۔ اللہ ہونے میں اس کا کوئی شریک
اپنی صفات و اوصاف کا حامل ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اس کے ساتھ حصے دار نہیں ہے اور یہ ماننا چاہیے کہ وہ اپنی صفات
موصوف ہونے میں اکیلا ہے۔

سنت نبوی:

اعلان نبوت کے بعد رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے مکے والوں کو سب سے پہلے توحید کی دعوت دی۔ آپ
عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اہل مکہ کو کوہ صفا پر جمع کیا اور فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ! قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ تُفْلِحُوا۔

اے انسانو! لا الہ الا اللہ کہہ دو کامیاب ہو جاؤ گے (مسند احمد: 19004)

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ توحید کامیابی کی بنیادی کنجی ہے۔ جس طرح
چابی کے نہیں کھلتا اسی طرح بنا توحید کے کوئی شخص کامیاب نہیں ہو سکتا۔ یہ کامیابی کی پہلی شرط ہے۔

عقیدہ توحید کے انسانی زندگی پر اثرات:

عقیدہ توحید پر یقین رکھنے والا شخص خدا کی ذات کے سوا ہر انسان و شے سے بے نیاز ہو جاتا ہے اس میں خودداری آجاتی ہے اور
دیگر مخلوقات کا خوف اس کے دل سے مٹ جاتا ہے۔

انکساری:

جب کوئی شخص عقیدہ توحید کو سچے دل سے تسلیم کر لیتا ہے تو اس کے مزاج و طبیعت میں انکساری اور عاجزی پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ
حقیقت کو تسلیم کر چکا ہوتا ہے کہ جو کچھ بھی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا ہے اور انسان کی اپنی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔
انسان اللہ کے حکم کے بغیر کسی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان۔ یہ سوچ انسان

...ری:

...ن عزت کا خواہش مند ہوتا ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہوتا ہے جب اس میں خودداری کا مادہ موجود ہوتا ہے۔ عقیدہ توحید انسان میں ...ی پیدا کرتا ہے کیونکہ ہر وہ شخص جو عقیدہ توحید پر ایمان رکھتا ہے یہ بات جانتا ہے کہ ہر قسم کا فائدہ اور نقصان اللہ تعالیٰ کے حکم سے ...ہے اور ہر چیز اللہ کے حکم کی محتاج ہے جس کی وجہ سے کوئی شخص جس کا ایمان ہوگا وہ خوددار ہوگا۔

...ی اور پرہیز گاری:

...توحید سے انسان کے دل میں پرہیز گاری پیدا ہوتی ہے کیونکہ جس شخص کا دل دعوت توحید سے سرشار ہوتا ہے وہ جانتا ہے اللہ ...ہر بات جانتے ہیں جو دل میں ہے اور جو گناہ دن کے اجالے میں ہوں یا رات کے اندھیرے میں جس کے باعث انسان گناہوں سے ...ں کوشش کرتا ہے۔

...لوٰۃ کی اہمیت قرآن و سنت کی روشنی میں تحریر کیجئے۔

...ب:

...لوٰۃ

...عربی زبان کا لفظ ہے جسکے لغوی معنیٰ "دعا"، "رحمت"، "مغفرت" اور بزرگی اور پاکی بیان کرنے کے ہیں۔ اردو زبان میں اس کے ...لفظ صلوٰۃ استعمال ہوتا ہے۔ اس کو اسلام میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

...آن کی روشنی میں نماز کی اہمیت:

...تعالیٰ نے ہر عاقل و بالغ مسلمان پر پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے اور نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۰۳ میں ...تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

...مہ: "پس نماز قائم کرو۔ بے شک نماز ایمان والوں پر مقررہ وقت پر لازم ہے"

...ج بالا قرآنی میں اللہ تعالیٰ نے نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کے ساتھ اس بات کی بھی تاکید کی ہے کہ جو نماز جس وقت مقرر کی ...ہے اسی وقت پڑھی جائے۔ بجائے اس کے قضا کر کے پڑھیں یا کسی دوسرے طریقے سے پڑھیں۔ اسی طرح سورۃ الروم کی آیت نمبر ...میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

...جمہ: "اور نماز قائم کرو اور مشرکوں سے نہ ہو جائے"

...ج بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمان اور مشرکوں کے درمیان نماز کا فرق بیان کیا ہے۔ یعنی جو شخص نماز کی ادائیگی نہیں کرتا وہ ...شرکوں کی طرح ہے۔

...احادیث کی روشنی میں نماز کی اہمیت:

...ماز کی اہمیت کا ذکر مختلف احادیث میں آیا ہے۔ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا "پانچ نمازوں کی مثال اس میٹھی اور گہری نہر کی سی ہے جو تم میں ...سے کسی ایک کے دروازے (کے پاس سے گزر رہی ہو) وہ اس میں پانچ مرتبہ نہاتا ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ اس کے جسم پر کوئی میل باقی ...ہے گی؟" صحابہ اکرامؓ عرض کیا "نہیں" تو آپؐ نے فرمایا "پانچ نمازیں بھی گناہوں کو مٹا دیتی ہیں جیسا کہ پانی میل کچیل کو صاف کر دیتا ...ہے۔" اسی طرح سے ایک جگہ ارشاد نبوی ہے

...ترجمہ: "اصل دین اسلام ہے اور اس کا ستون نماز ہے"

درج بالا حدیث میں نبی اکرمؐ نے نماز کو دین اسلام کا ستون قرار دیا ہے۔ اور ستون کسی بھی عمارت کا وہ حصہ ہوتا ہے جس پر عمارت قائم ہوتی ہے اگر ستون کو عمارت سے نکال دیا جائے تو عمارت گر جاتی ہے۔ ایک اور جگہ نبی اکرم کا ارشاد ہے کہ "کفر اور ایمان میں نماز کا فرق ہے"

اس حدیث مبارکہ میں مسلمان کو کافر سے جدا کرنے والی چیز نماز کو قرار دیا ہے۔ یعنی مسلمان اور کافر میں صرف یہ فرق ہے کہ جو نماز پڑھے گا وہ مسلمان اور جو نہیں پڑھے گا وہ کافر کہلائے گا۔

۶۔ اسلامی اخوت سے کیا مراد ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح کیجئے۔

جواب:

اسلامی اخوت کے معنی اور مفہوم:

لفظ 'اخوۃ' کے لغوی معنی ہیں بھائی چارہ اور بھائی بنا۔ لفظ اخوت بھی انہی معنوں میں آتا ہے جس کا مطلب ہے ایک۔ اسلامی اخوت کا مطلب ہے بلا تفریق رنگ، نسل، قوم، زبان، اور جنس کے صرف اسلام اور ایمان میں شریک ہونے اور بھائی چارے کو اپنانا اور ہر مسلمان کو اپنا بھائی سمجھ کر اس سے بھائی جیسا سلوک کرنا۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں اخوت کی اہمیت:

اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۱۰ میں فرماتے ہیں

ترجمہ: "یقیناً تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ پس اپنے بھائیوں کے درمیان صلاح کرا دی کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے"

درج بالا آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو آپس میں بھائی قرار دیا ہے۔ ایک مسلمان کا دوسرے پر اتنا ہی حق ہے جتنا ایک بھائی کا اپنے بھائی پر ہوتا ہے۔ جس طرح دو بھائیوں کے درمیان محبت اور خلوص کا رشتہ ہوتا ہے اسی طرح مسلمانوں کے درمیان بھی ایسا ہی رشتہ بیان فرمایا ہے۔ اگر اس کی آیت کی روشنی میں ہم اپنی اصلاح شروع کر دیں تو آپس کے تمام جھگڑے ختم ہو جائیں گے اور یہ ملک ایک فلاحی مملکت بن جائے گا۔ اخوت کے حوالے سے حدیث نبوی ﷺ ہے۔

ترجمہ: "مسلمانوں کی مثال ایک جسم کی طرح ہے جس کے ایک عضو کو تکلیف ہو تو سارا جسم بخار زدہ اور بیدار رہ کر اس کا علاج کرتا ہے"

درج بالا حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ دوسرے مسلمان کی تکلیف کو ایسے محسوس کرے جیسے کسی ایک عضو کی تکلیف کا اثر پورے جسم پر پڑتا ہے۔ ایک عضو کی بیماری سے پورا جسم بے چینی کا شکار رہتا ہے۔ اور جب بیماری رفع ہو جائے جسم کے دوسرے حصوں کو سکون نہیں ملتا۔

جب کوئی شخص اسلام میں داخل ہوتا ہے تو وہ اس اسلامی اخوت کے دھاگے میں بندھ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور سیدنا محمد ﷺ اس رشتے کو مضبوط کر دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی مومن کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ بات چیت کرنے سے گریز کرے [illegible]

مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس سے خیانت کرتا ہے، نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے، نہ اس کی تذلیل کرتا ہے۔ تقویٰ دل میں ہے۔ ہر مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان کی جان، مال اور اس کے آبرو پر حملہ کرنا حرام ہے۔ (سنن ترمذی:1927)

ے۔ امام مالکؒ یا امام جعفر صادقؒ کی زندگی اور دینی خدمات کے بارے میں تحریر کیجئے۔

جواب:

امام مالکؒ

ولادت اور حسب ونسب:

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ 93ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ اور لقب امام دار الھجرۃ ہے۔ وہ علماء میں 'امام مالک' اور 'شیخ الاسلام' کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ آپ کا شمار فقہ کے معتبر علماء میں ہوتا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نو سال تک امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رہے جبکہ وہ خود بھی اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم تھے، جنہوں نے فرمایا کہ "علماء میں مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ ایک چمکتے ہوئے ستارے کی مانند ہیں۔"

تعلیم وتربیت:

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے چھ اساتذہ سے حدیث وفقہ کا علم حاصل کیا جن میں سے تین سو تابعین ہیں۔ آپ کے پہلے استاد ربیع بن ابی عبد الرحمٰن الرائی ہیں اور پھر انھوں نے ابو بکر بن عبد اللہ بن ہرمز سے تعلیم حاصل کی۔ ان کے اساتذہ میں امام ابن شہاب زہری اور چھ سو دیگر اساتذہ شامل ہیں۔ ان میں نافع مولیٰ بن عمر، ابو الزناد، عبد اللہ بن ذکوان، عبد الرحمٰن بن قاسم، ایوب سختیانی اور ثور بن زید الدیلی رحمہم اللہ وغیرہ زیادہ مشہور ہیں، آپ کے تمام اساتذہ مدنی ہیں۔

اخلاق واوصاف:

آپ نہایت دیانتدار، اصول پسند اور بامروت انسان تھے۔ آپ کو جو تحفہ یا ہدیہ ملتا تو اسے لوگوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ آپ حق کے معاملے میں کسی سزا یا قید سے نہیں ڈرتے تھے۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے نام مبارک کا اس قدر ادب کرتے تھے کہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا نام لبوں پر آتے ہی امام صاحب کے چہرے کا رنگ ہی بدل جاتا تھا۔ قرآن کریم کے بعد امام مالک نے حدیث کو سب سے زیادہ اہمیت دی۔ آپ صحیح حدیث سے مسائل کا حل نکالتے تھے۔ جس حدیث پر اہل مدینہ عمل کرتے تھے آپ اسے معتبر سمجھتے تھے۔ صحابہ کرامؓ رضی اللہ عنہم کے ارشادات سے رہنمائی لیتے تھے۔

علمی خدمات:

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے سترہ سال کی عمر میں مدینہ شریف میں درس وتدریس کا کام سنبھالا۔ بڑی شائستگی اور ادب سے حدیث پڑھاتے تھے۔ آپ نہانے کے بعد صاف ستھرے کپڑے پہن کر، عطر لگا کر حدیث کا درس دیتے تھے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے وقت میں بغداد پر عباسی خلفاء کی حکومت تھی۔ جس وقت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کوفے میں تھے، اس وقت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں تھے۔ مدینہ منورہ میں رہنے کی وجہ سے آپ اپنے دور کے سب سے بڑے عالم حدیث تھے۔ آپ نے حدیث کی ایک کتاب لکھی جو مؤطا امام مالک کے نام سے مشہور ہے۔ آپ عشق رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور اہل بیت کی محبت سے اس قدر سرشار تھے کہ آپ نے مدینہ شریف میں پوری زندگی ننگے پاؤں گزاری۔ فقہ مالکی کے پیروکار شمالی افریقہ، کویت، مصر، سوڈان، قطر، بحرین اور تیونس وغیرہ میں موجود ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرنے والوں کی تعداد 1300 بتائی جاتی ہے۔ امام محمد شافعی اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ
شاگردوں میں شامل تھے۔

وفات:

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی وفات 179ھ میں چھیاسی سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں ہوئی اور جنت البقیع میں دفن

حضرت امام جعفرؒ

حسب ونسب:

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ سادات خاندان کے چشم وچراغ ہیں۔ آپ کا نام جعفر کنیت ابو عبد اللہ اور لقب صادق
والد کا نام محمد ہے اور باقر کے لقب سے مشہور ہیں جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے نواسے ہیں۔ اس اعتبار سے حض
صادق رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے نواسے ہیں۔ آپ کا شجرہ نسب کچھ یوں ہے: سیدنا جعفر بن محمد
بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم آپ کے ننھالی خاندان کا تعلق حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ہے کیوں کہ امام جعفر
علیہ کی والدہ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھی جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی پوتی تھی حضرت انس بن مالک
اور بعض دوسرے صحابہ کرام سے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی بچپن میں ملاقات ثابت ہونے کے بعد علماء
میں شمار کیا ہے۔

تعلیم وتربیت:

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ 17 ربیع الاول سن 83 ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور آپ نے اپنی تعلیم
حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے کیا 14 سال تک اپنے دادا حضرت امام علی زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت
کرتے رہے۔ آپ مشہور فقیہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں شامل تھے ایک دفعہ حضرت امام ابو حنیفہ
سے پوچھا گیا کہ آپ کی نظر میں سب سے بڑا فقیہ کون ہے؟ جواب میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ
حضرت جعفر بن محمد رحمہم اللہ سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔"

اخلاق اوصاف اور فضائل:

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ عبادات زہد وتقویٰ اور اخلاق میں بلند مرتبے پر فائض ہیں۔ حضرت مالک بن انس
فرماتے ہیں کہ میں نے ہمیشہ حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کو تین حالتوں میں دیکھا" یا تو وہ روزے میں ہوتے یا نماز
کثرت سے ذکر میں۔" اس سے زیادہ فضیلت، علم، عمل اور تقویٰ میں نہ کسی کو دیکھا، نہ کسی کو سنا اور نہ ایسی صاحب فضیلت
زمان میں ہو سکتی ہے۔ (شرح الزرقانی علی موطا امام مالک، کتاب الجماع، باب القراءت فی الصلاۃ جہرۃ، جلد 1 صفحہ 410) صلی
اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے نسبت کی وجہ سے سعادت میں آپ سنت کی اعلیٰ ترین مثال ہیں۔ صدق
دوسرے لوگوں کو اس قدر نوازتے تھے کہ اہل وعیال کے لیے بھی باقی نہ بچتا تھا۔ سعادت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ
واصحابہ وسلم کی سنت کی پیروی کرتے تھے۔ اپنی حالت غربت کی بھی پرواہ نہ کی۔ سیدنا حضرت امام جعفر صادق
بات کہنے سے کبھی نہیں کتراتے تھے ایک دفعہ آپ عباسی خلیفہ "منصور" کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جو اپنے رب
سے مشہور تھا۔ اچانک ایک مکھی خلیفہ کے ناک پر آکر بیٹھی، خلیفہ کی بار بار کوشش کے باوجود وہ واپس آکر ناک پر بیٹھ جاتی
حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ خدا نے اس مکھی کو کیوں پیدا کیا ہے؟ اس پر آپ نے دلیری سے جواب

اور جابروں کے غرور و تکبر کو ختم کرنے کے لیے" آپ کا اشارہ خلیفہ کی طرف تھا۔ یہ جواب سن کر خلیفہ خاموش ہو گیا۔ آپ فرماتے تھے کہ دین کے معاملات میں لڑائی جھگڑے سے بچنا چاہیے کیونکہ اس سے بغض، عداوت، دشمنی اور نفاق جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں۔

خدمات:

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے روایت حدیث، درس و تدریس، سیاست، سفارت کے علاوہ لوگوں کی ہدایات اور رہنمائی کے لیے بھی عظیم خدمات انجام دی ہیں۔ آپ کی زندگی میں مختلف دینی علوم مثلاً: تفسیر، حدیث، فقہ، دینیات، طب، فلسفہ اور علم نجوم کا بہت چرچا تھا، ساتھ ساتھ فکر و نظریے کے میدان میں مختلف اعتبار سے قرآن و سنت کے خلاف سازشیں بھی ہو رہی تھیں۔ اس وقت حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ تعلیم اور فکر کے لحاظ سے لوگوں کو حق پر لانے کے لیے جدوجہد کرتے رہے۔ علم کے لحاظ سے بڑے بڑے محدثین اور فقہا تھے، مثلاً: اس دور کے بڑے علماء جیسے امام ابو حنیفہ، امام مالک واصل بن عطا اور امام موسیٰ کاظم رحمہم اللہ جیسی ہستیاں آپ سے علم کی سعادت حاصل کرتی رہیں۔ طب اور سائنس کے عظیم سکالر جابر بن حیان بھی ان کے شاگردوں میں سے تھے جنہوں نے بے شمار ایجادات سے عالم اسلام کا نام روشن کیا۔

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے بے شمار علمی اور دینی خدمات کے ساتھ ساتھ سیاسی فرائض بھی انجام دیے۔ وہ حکمرانوں کو ان کی بدعنوانی، ناانصافی اور غیر اسلامی سرگرمیوں پر تنبیہ کرتے اور عوام کی بہتری کے لیے کوشش کرتے تھے۔ وہ ہمیشہ علمی اور فکری جدوجہد میں مصروف رہتے تھے مثلاً: علم حدیث کو روایت کرنا، اس کی ترویج کرنا اور مسلمانوں کی عقیدۂ فکر کے حوالے سے شک و شبہات کے خطرات سے حفاظت کرنا۔ ان کے تمام خوبیوں کے علاوہ ان کا خاندانی حسب و نسب بھی لوگوں میں رغبت اور مقبولیت کا سبب بنا۔ ایک قول کے مطابق یہ سب باتیں خلیفہ وقت کو خطرناک لگیں جس نے امام صاحب کو زہر دلا کر شہید کروا دیا حضرت امام جعفر صادق رحمت اللہ علیہ کی سب سے اہم تصنیف، فقہ جعفریہ کی مشہور کتاب شرائع الاسلام ہے، اس وقت ایران میں فقہ جعفریہ سرکاری طور پر رائج ہے فقہ جعفریہ کے پیروکار بحرین، عراق، ہندوستان، پاکستان، لبنان اور شام وغیرہ میں موجود ہیں۔

وفات:

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ 149 ہجری میں شہید ہوئے، آپ کے بیٹے امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی اور آپ کو جنت البقیع میں اپنے والد حضرت امام محمد باقر رحمت اللہ علیہ کے برابر میں دفن کیا۔

—یا— تدوین قرآن کے تین ادوار بیان کیجیے۔

جواب:

تدوین قرآن مجید:

کسی تحریر کی جمع کرنے، ترتیب دینے اور سنبھالنے کے عمل کو تدوین کہتے ہیں۔ قرآن مجید کی تدوین کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کو وحی کے ذریعے نازل ہونے کے بعد کتابی شکل میں جمع کرنا۔

قرآن مجید آسمان سے، تحریری یا کتابی شکل نازل نہیں ہوا بلکہ وحی کے مختلف طریقوں سے لفظی انداز میں نازل ہوا جن کو حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دو طریقوں سے محفوظ فرمایا۔ ایک حفظ کے ذریعے اور دوسرا تحریری شکل میں۔ قرآن مجید کی تدوین کے درج ذیل تین ادوار ہیں:

پہلا دور (عہد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ):

اسلام کی ابتدائی دور میں عرب پڑھنے لکھنے کے عادی نہیں تھے۔ جب حضور کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا تو اس وقت بھی مکہ میں چند لوگ لکھنا جانتے تھے۔ ان میں خلفائے راشدین بھی شامل ہیں۔ پھر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیم و تربیت کی وجہ سے لکھنے اور پڑھنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ خاص طور پر اس زمانے میں کاغذ کی کمی نے کی وجہ سے قرآن مجید کتابت چمڑے، جلد نما، جھلی پردے، چکنے پتھر، کھجور کے پتوں، لکڑی کی تختیوں اور چوڑی ہڈیوں پر

حضور کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر جو بھی وحی نازل ہوتی تھی آپ ایک کاتب کو بلا کر ہدایت فرماتے تھے کہ ت کو فلاں سورت کی فلاں آیت کے بعد شامل کیا جائے۔ اس طرح حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن مجید حفظ بھی کرتے جاتے تھے اور مختلف چیزوں پر وہ سورتیں اور آیات لکھتے جاتے تھے۔ ا قرآن مجید آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک دور میں لکھ کر مکمل ہوا۔

دوسرا دور (عہد صدیق):

سیدنا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال کے بعد جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلافت کی سنبھالی تو انھیں زکوٰۃ کے منکروں اور نبوت کے جھوٹے دعوے داروں کے خلاف کاروائیاں کرنی پڑیں۔ جنگ یمامہ میں سر سے زبردست مقابلہ ہوا۔ جس کے نتیجے میں سیکڑوں قرآن مجید کے حافظ اور قاری شہید ہو گئے۔ اس علمی نقصان کے پیش نظر عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشترکہ مشورے سے مختلف تحریروں سے قرآن جمع کر کے ایک مرتب کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور اس عظیم اور بابرکت کام کے لیے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں چند رضی اللہ عنہم کی کمیٹی بنائی گئی جس میں کچھ مہاجرین اور کچھ انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شامل تھے۔ تمام صحابہ کرام رضی نے قرآن مجید کا مواد لے کر اور جمع کرنے کا کام حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا گیا، جب کہ اسے لکھنے کا حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو سونپی گئی۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قرآن کے حافظ، عالم اور کاتب وحی تھے قرآن اسی طرح لکھا گیا اور مختلف ذرائع اور مختلف لوگوں سے مصحف کے طور پر مرتب کیا گیا، اس لحاظ سے قرآن مجید کو مکمل صورت میں لانے والے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد قرآن کریم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ رہا اور اس کے بعد ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود رہا۔

تیسرا دور (عہد عثمانی):

علاقے اور جغرافیہ کے لحاظ سے ہر زبان کے مختلف لہجے ہوتے ہیں۔ عربی زبان میں بھی بہت سی بولیاں اور انداز بیان ہیں لیکن حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دور میں سات لہجے مشہور تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے لوگوں کی کے لیے ان میں سے کسی بھی لہجے میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے کی اجازت دے دی تھی۔ جیسے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد پاک ہے: "اِنَّ الْقُرْآنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ" ترجمہ: قرآن مجید سات لہجوں میں نازل ہوا ہے جو آسان لگے اسے پڑھیں۔ (مسند احمد: ۱/۱۵۱)۔ اس اصول پر پہلے دو خلفاء کے دور تک عمل ہوتا رہا لیکن حضرت عثمان غنی

...اسلامی حکومت دور دراز کے ممالک میں پھیل گئی تو لوگوں میں قرأت کے لہجوں میں اختلاف پیدا ہو گئے۔ ایک مرتبہ حضرت ...یفہ رضی اللہ عنہ آذربائیجان اور آرمینیا کے محاذ سے واپس آئے اور مدینہ شریف پہنچے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ...اور فرمایا: اے امیر المومنین! امت کو اللہ آگاہ کیا، پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں مرتب کردہ نسخے کو ...حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سے منگوا کر، حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت سعید بن العاص اور حضرت ...ن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کے حوالے کیا۔ انھیں قرآن مجید لکھنے کا حکم دیا اور جہاں لہجوں میں اختلاف ہو وہاں قریش ...ار کرنے کی ہدایت دی، کیوں کہ قرآن مجید اسی لہجے میں نازل ہوا۔ اسی طرح ۲۵ ہجری کی ابتدا میں مصحفِ عثمانی تالیف ہوا ...ات نسخے تیار کر کے مکہ مکرمہ، شام، یمن، بحرین، بصرہ اور کوفہ بھیجے گئے اور ایک نسخہ مدینہ منورہ کے لیے رکھا گیا۔ اللہ کے ...عدے کے مطابق آج بھی ہمارے پاس وہی قرآن مجید موجود ہے جو نزول کے وقت موجود تھا۔

اسلامیات ۲۰۲۴

(سائنس جنرل گروپ)

برائے گیارھویں جماعت

...گئے

کل نشانات: ۵۰

...ت: (ز) اس حصہ میں دس جزوی سوالات ہیں۔ تمام جزوی سوالات کے جوابات مطلوب ہیں اور ہر جز کا ایک نمبر

...ں جوابی کاپی میں جزوی سوال کو نقل نہ کیجئے۔ سوال اور اس کے جزو کا درست نمبر پرچہ کے مطابق لکھ کر صرف مکمل ...تحریر کیجئے۔

حصہ "الف" (کثیر الانتخابی سوالات)

کل نشانات: ۱۰

...نمبر ۱: مندرجہ ذیل میں سے ہر ایک کے لئے درست جواب منتخب کیجئے۔ (۱۰)

...کے لغوی معنی ہیں:

...ا

☆راستہ اپنانا ☆اشارہ کرنا ✓ ☆معلوم کرنا

...رۃ البقرہ کے مطابق قرآن مجید متقین کے لئے ہے:

...ت

☆ہدایت ✓ ☆رحمت ☆شفاعت

...ورۃ الانفال اس میں نازل ہوئی:

...ہجری

☆۴ ہجری ☆۳ ہجری ☆۲ ہجری ✓

...ورتوں کی کفالت کی ذمہ داری ہے:

☆حکومت پر ☆مسلمانوں پر ☆رشتہ داروں پر

(v) اخوت کے معنی ہیں:

☆ہمدردی کرنا ☆بھائی چارہ ✓ ☆صلہ رحمی

(vi) سورۃ البقرہ میں ان لوگوں کو اندھے بہرے، گونگے کہا گیا ہیں:

☆مشرک ☆فاسق ☆فاجر

(vii) اسلامی شریعت کے ماخذ ہیں:

☆دو ☆چار ✓ ☆پانچ

(viii) الصبر ضیاء کے معنی ہیں:

☆صبر اچھا ہے ☆صبر ضروری ہے ☆صبر نیکی ہے

(ix) غزوہ بدر میں مؤمنین کی مدد اتنے فرشتوں سے کی گئی:

☆ایک ہزار ✓ ☆دو ہزار ☆تین ہزار

(x) خمس سے مراد ہے:

☆چوتھا حصہ ☆پانچواں حصہ ✓ ☆چھٹا حصہ

حصہ "ب" (مختصر جواب کے سوالات)

نوٹ: اس حصے سے تمام سوالات کے جوابات تحریر کیجئے۔

۲۔ مندرجہ ذیل قرآنی آیات احادیث میں سے کسی تین کا اردو، سندھی یا انگریزی میں ترجمہ

(i) الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

ترجمہ: الم (۱) یہ کتاب (یعنی قرآن مجید) اس میں شک نہیں کہ (اللہ کا کلام ہے) پرہیزگاروں کے لیے راہنما ہے۔

تشریح: ان آیات میں قرآن مجید، اللہ کی کتاب ہونے کی صداقت کو بیان کیا گیا ہے۔ "الم" کے حروف کو حروف مقطعات ہے اور ان کا مفہوم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے بیان نہیں فرمایا:

قرآن مجید کی دو خصوصیات بیان کی گئی ہیں: یہ کہ یہ ہر قسم کے شکوک وشبہات سے پاک ہے، یعنی اس میں کوئی شک نہیں کا سچا کلام ہے، کیوں کہ کوئی بھی اس جیسی کتاب یا اس کی کسی سورت جیسی کوئی اور سورت پیش نہیں کر سکتا۔ دوسری کہ قرآن مجید پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔ یعنی جو لوگ اپنے آپ کو دنیا میں نافرمانی سے بچاتے ہیں اور دائمی کامیابی قرآن انہیں ہدایت دیتا ہے۔

(ii) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

ترجمہ: اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ ایمان نہیں رکھتے۔

تشریح: اس آیت مبارکہ میں منافقین اور ان کے نفاق کو بیان کیا گیا ہے۔ دین کی بنیادی باتوں پر ایمان لانا 'ایمان' اور اس کا انکار 'کفر' کہلاتا ہے۔ قرآن مجید میں مومنوں اور کافروں کے بارے میں بہت تفصیل موجود ہے۔ دونوں گروہوں کے علاوہ ایک تیسرا گروہ بھی قیامت کے بعد نمودار ہوا۔ وہ جو باہر سے ایمان کا دعویٰ کرتا تھا لیکن اندر سے کفر کی وجہ سے 'منافق' تھا۔ منافقت کفر سے بھی بڑا گناہ ہے جس کا انجام جہنم کی آخری حد ہے۔

(iii) لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ

ترجمہ: تاکہ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کر دے۔ گویا کہ مشرک ناخوش ہی ہوں۔

تشریح: اس آیات سے گزشتہ آیات میں مسلمانوں کے لیے کفار کے دو گروہوں میں سے ایک پر غلبہ اور برتری بیان کی گئی ہے۔ اس وقت تک اللہ تعالیٰ نے تم مسلمانوں سے ابوسفیان کے قافلے پر غلبہ یا ابوجہل کے لشکر پر فتح کا وعدہ کیا تھا لیکن تم لوگ ابوسفیان کے قافلے سے مقابلہ کرنا چاہتے تھے اور بغیر کسی مشقت کے وہ چیز حاصل کرنا چاہتے تھے، جب کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی تھی کہ ابوجہل کی قیادت میں آنے والی فوج سے مسلمانوں کا مقابلہ ہو اور وہ اپنے فیصلے سے حق کو واضح کر دے اور کفار کی جڑیں کاٹ دے، تاکہ کافروں اور مجرموں پر ناچاہتے ہوئے بھی حق واضح ہو اور جھوٹ کو شکست ملے۔ اس آیات میں اس کا نتیجہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سچ اور جھوٹ کو واضح کر دے گا۔

(iv) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ ۝

ترجمہ: اے اہل ایمان جب میدان جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا

تشریح: اے ایمان والو! جنگ کے دوران جب کفار سے آمنا سامنا ہو تو کبھی پیٹھ پھیر کر بھاگنے کی کوشش نہ کرنا اور جو شخص ایسے دن پیٹھ پھیرے گا تو اللہ تعالیٰ کے غضب کے ساتھ لوٹا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

(v) لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ

ترجمہ: تم میں سے کوئی اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہشات میری شریعت کے تابع نہ ہو جائیں۔

تشریح: اس حدیث میں ہے کہ ایمان کی سعادت اور اس کی برکات کا دارومدار سیدنا نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی اطاعت کو قرار دیا گیا ہے۔ حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے مکمل محبت اور عقیدت کے بغیر کوئی بھی شخص مومن نہیں ہو سکتا، اسی طرح کوئی بھی شخص آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی لائی ہوئی تعلیمات پر عمل کیے بغیر کامل مومن نہیں ہو سکتا۔ اس لیے کامل مومن بننے کے لیے ضروری ہے کہ زندگی کے ہر شعبے میں سیدنا نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی تعلیمات پر مکمل عمل کیا جائے۔

(vi) مَنْ أَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ

ترجمہ: جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے سچی محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

تشریح: اس حدیث میں سنت کو زندہ رکھنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ ایک دوسری حدیث کے مطابق فرمانِ
عمل کرتے ہوئے اُسے زندہ کرے گا۔ اُس کے لیے شہید کے برابر اجر کا وعدہ کیا گیا ہے۔ احیاء سنت کو حضور کریم
وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت اور جنت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی قربت کا سبب کیا گیا ہے۔
اپنی روزمرہ کی زندگی میں مسواک کرنا، بیماروں کی عیادت کرنا، والدین کی خدمت کرنا، مظلوموں کی مدد کرنا، غیبت
روکنا وغیرہ جیسی سنتوں کو اپنانے سے انسان اجر و ثواب حاصل کرنے کے ساتھ سنت کو زندہ رکھنے والا بھی بن سکتا ہے۔

۳۔ مندرجہ ذیل میں سے چار جزوی سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔ تمام جزوی سوالات کے نمبر ہیں:

(i) قرآن مجید کے پانچ صفاتی نام تحریر کیجیے۔

جواب: قرآن مجید کا ذاتی نام "القرآن" ہے۔ اس کے سوا اس کے جو صفاتی نام مشہور ہیں، ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

۱۔ الکتاب (خاص کتاب)
۲۔ القرآن (بار بار پڑھی جانے والی)
۳۔ الفرقان (فرق کرنے والی)
۴۔ الذکر (نصیحت)
۵۔ التنزیل (نازل کردہ)

(ii) اخلاق سے کیا مراد ہے؟

جواب:

اخلاق:

اخلاق عربی زبان کے لفظ خُلق کی جمع ہے جس کے معنی عادت کے ہیں۔ اصطلاحی زبان میں اخلاق سے مراد اخلاق حسنہ ہے
معنی اچھی عادات اور اوصاف کے ہیں۔

(iii) چار فرشتوں کے نام اور اُن کی ذمہ داریاں بیان کیجیے۔

جواب:

فرشتوں کے نام اور اُن کی ذمہ داریاں

فرشتوں کے نام	ذمہ داریاں
۱۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام:	یہ انبیاء پر وحی لے کر آتے تھے۔
۲۔ حضرت میکائیل علیہ السلام:	یہ بارش اور رزق وغیرہ کے انتظام پر مامور ہیں
۳۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام:	یہ انسان کی روح قبض کرتے ہیں۔
۴۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام:	یہ قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔

(iv) مالِ غنیمت کا مفہوم واضح کیجیے۔

جواب:

ت

ال غنیمت کے بارے میں سورۃ انفال کی پہلی آیت میں ارشاد فرمایا ہے کہ "مال غنیمت اللہ اور اس کے رسول کا

ال غنیمت سے مراد وہ مال ہے جو جنگ میں دشمن کو شکست دینے کے بعد ان سے حاصل ہوا ہو۔ یعنی جب جہاد

فاتح بن جاتے ہیں تو کفار کا مال دولت ان کے ہاتھ لگتی ہے تو یہ دولت سورۃ انفال کی روشنی میں اللہ اور اس کے

ہے اور اس کی تقسیم کا اختیار اللہ اور اس کے رسول کے پاس ہے۔

ری کا مکمل نام اور سنہ ولادت تحریر کیجئے۔

ام بخاری کا مکمل نام محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن معمرہ بن بردزبہ الجعفی البخاری ہے۔ آپ کی ولادت ۱۳ شوال

بمطابق عیسوی تاریخ ۲۱ جولائی ۸۱۰ء کو بخارا میں ہوئی

کی اقسام بیان کیجئے۔

ی اقسام:

درجہ ذیل تین اقسام ہیں:

اتی:

واس کی ذات میں اکیلا ماننا اور اس بات پر یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے نہ ماں باپ ہیں، نہ اولاد ہے، نہ اس کا کوئی ہمسر ہے اور نہ

اس کا رشتے دار یا ثانی ہے۔

صفاتی:

نی تمام ذاتی صفات میں اکیلا ہے۔ جس کمال درجے کی یہ صفات اللہ تعالیٰ کی ذات میں ہیں، کسی اور میں نہیں ہیں، جیسے: زندگی،

ارادی، قدرت، کلام، سمع، بصر، خلق اور تکوین کی صفات وغیرہ غرض یہ کہ کسی بھی صفت میں اس ک کوئی شریک نہیں۔

فعلی:

کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اپنے افعال یا اعمال میں اکیلا ہے۔ وہ اپنے کسی کام میں دوسرے کے مشورے یا مدد کا محتاج نہیں ہے،

ت کی تخلیق، انسانوں اور جانوروں کے لیے رزق کے وسائل پیدا کرنا، موت یا زندگی دینا، بیماری یا صحت دینا، قحط یا کثرت سے

کسی کو اولاد دینا یا نہ دینا وغیرہ سب کچھ وہ اکیلا ہی کرتا ہے۔

نماز کی شرائط تحریر کیجئے۔

کی شرائط:

کچھ آداب اور شرائط ہیں جو ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔

م، حمل، ستر عورت، استقبال قبلہ۔

سے پہلے جسم، کپڑے اور جگہ پاک اور صاف ہونے چاہئیں۔

☆نماز سے پہلے وضو کرنا ضروری ہے۔

☆نماز مقرر وقت پر ادا کرنی چاہیے۔

☆نیت کرنا۔

☆باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گناہ زیادہ ہے۔

☆خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھنے۔

(viii) اسلام کی پہلی ریاست کا قیام کب اور کہاں ہوا؟

جواب: اسلام کی پہلی ریاست کا قیام مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد سنہ ۶۲۲ء سن عیسوی میں عمل میں آیا۔ ہجرت کے بعد سب سے پہلے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کا دستور بنایا جسے 'میثاق مدینہ' کہا جاتا ہے۔

حصہ "ج" (بیانیہ جواب کے سوالات)

نوٹ: اس حصہ سے کسی دو سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔ تمام سوالات کے نشانات مساوی ہیں۔

۴۔ منصبِ رسالت کی صفات تحریر کیجیے۔

جواب: رسالت کا مطلب ہے پیغام پہنچانا۔ اسلام میں رسالت کا مطلب ہے: اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں میں سے ایک کو امت تک پہنچانے کے لیے منتخب کرنا۔

منصبِ رسالت کی صفات

منصبِ رسالت کی چند اہم صفات درج ذیل ہیں:

بشریت:

جیسا کہ تمام انبیائے کرام بنی نوع انسان کی ہدایت کے لیے بھیجے گئے ہیں اور ان کی اطاعت امت کے تمام افراد پر ضروری ہے کہ ان کی تعلیم و رہنمائی کرنے والا بھی انہی میں سے ہو۔

بعض لوگوں کا خیال تھا کہ کوئی نبی اور رسول انسان کیسے ہو سکتا ہے، قرآن مجید نے اس کا جواب کچھ یوں دیا ہے۔

ترجمہ: (اے پیغمبر) کہہ دو کہ اگر زمین میں فرشتے ہوتے کہ اس میں چلتے پھرتے اور رہتے بستے تو ہم ان کے پاس فرشتے بھیجتے۔ (سورۃ الاسراء آیت نمبر 95)

ولایت:

ولایت کی لغوی معنی عطا کرنا ہے۔ نبوت و رسالت ذاتی عبادات کی کوششوں اور کمائی سے نہیں ملتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے، وہ جس کو چاہے یہ منصب عطا فرمادے۔ ارشادِ پاک ہے:

ترجمہ: اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنے رسول کو کہاں بھیجے۔ (سورۃ الانعام آیت نمبر 124)

عصمت:

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر نبی اخلاقی طور پر معصوم ہے، یعنی گناہوں سے پاک ہے۔

ت اور رسالت سے مخصوص ہے۔ نبی کے علاوہ کسی انسان پر وحی نازل نہیں ہوتی۔

روزہ) کی اہمیت اور فوائد تحریر کیجئے۔

ی اہمیت اور فضیلت:

الغ، مسلمان مرد اور عورت پر رمضان کے تمام ایام کے روزے رکھنا فرض ہیں۔ روزی اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔

سی عبادت ہے جس کے بہت سے جسمانی اور روحانی فائدے ہیں۔ سیدنا حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی قدسی حدیث میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے: ترجمہ: روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس ں گا۔

ی روشنی میں روزے کی اہمیت:

ر میں روزے کے کی فرضیت اور اہمیت بارے میں جگہ جگہ ارشاد ہوا ہے اور اس کے فوائد بیان کیے گئے ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں۔

"پس تم میں سے جو شخص اس مہینے (رمضان) کو پالے وہ ضرور پورے مہینے کے روزے رکھے"

ت مبارکہ میں ہر اس بالغ مسلمان چاہے وہ مرد ہو یا عورت اس پر رمضان کے روزے فرض کر دیے گئے ہیں۔ اس میں کسی قسم کی ں ہے۔

ے ایک جگہ اور ارشاد ہوتا ہے کہ

"اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے امتوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم تقویٰ حاصل کرو"

ت مبارکہ میں بھی روزے رکھنے کو فرض قرار دیا گیا ہے اور اس کا مقصد تقویٰ کا حصول قرار دیا گیا ہے۔ یہ عبادت ہم سے پہلے بھی امتوں پر فرض کی گئی تھی۔ انسان روزے میں اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ صرف اللہ کی رضا کے خاطر اس کی تمام وزے کے دوران خود پر حرام کر لیتا ہے۔

ث کی روشنی میں صوم کی اہمیت:

نبوی میں بھی روزے کی اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی ہے اور روزے رکھنے کی تاکید کی گئی ہے تاکہ ہر مسلمان تقویٰ حاصل کر حدیث مبارکہ ہے کہ

"جس نے ایمان اور احتساب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے"

حدیث مبارکہ کی رو سے ہر وہ مسلمان جو خلوص دل سے ایمان اور احتساب کی نیت سے رمضان روزے رکھے اس کے تمام پچھلے گنا کر دیے جاتے ہیں۔ یہ ایک مہینہ ہوتا ہے جس میں روزے رکھنے سے انسان سال بھر کے گناہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے معاف کروالیتا صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اپنے نامہ اعمال میں بے تحاشہ نیکیوں کا اضافہ بھی کر لیتے ہے۔ اسی طرح سے ایک اور حدیث مبارکہ ہے کہ

"روزہ دار کی منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے"

اس حدیث میں روزہ دار اللہ کے کتنا نزدیک ہوتا ہے اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ مشک جو ایک بہترین قسم کی خوشبو
کی منہ کی بو کو اس پر افضل کہا ہے۔ روزہ رکھنا اللہ کے نزدیک بہت زیادہ پسندیدہ عمل ہے جو کہ گناہوں سے
قربت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

روزے کے فائدے اور انسانی زندگی پر اثرات:

روزے سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اور جسمانی صحت بھی بہتر ہوتی ہے۔ انسان نیکی اور
کوشش کرتا ہے اور برائیوں سے اجتناب کرتا ہے۔ خیر خیرات، صدقات اور فطرے کے ذریعے معاشرے
کی مدد کرتا رہتا ہے جو اتحاد کے لیے بہترین عمل ہیں۔ پورے مہینے کی عملی مشق سے انسان جو جسمانی، روحانی
بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

۶۔ حقوق العباد کے معاشرتی فوائد تحریر کیجئے۔

جواب:

حقوق العباد کے معنی و مفہوم:

حقوق العباد عربی زبان کے الفاظ ہیں۔ 'حقوق'، حق کی جمع ہے، جس کے لفظی معنی ہیں ثابت، درست اور واجب
ہے جس کے معنی بندہ کے ہیں۔ 'حقوق العباد' کے معنی ہیں: بندوں کے حقوق۔

حقوق کی پہلی تقسیم حقوق اللہ اور حقوق العباد میں کی جاتی ہے۔ اس کے بعد بندوں کے حقوق میں پیشہ، جنس
لحاظ سے تقسیم ہوتے ہیں۔ جیسے تاجروں، کاریگروں اور مزدوروں کے حقوق، مردوں اور عورتوں کے حقوق، بچوں
اور کمزوروں کے حقوق، والدین، میاں بیوی، پڑوسیوں اور دوستوں کے حقوق وغیرہ۔ اسلام ایک عالمگیر اور
جو تمام انسانی حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔

حقوق العباد کی اہمیت و معاشرتی فوائد:

قرآن و سنت میں حقوق اللہ کے بعد سب سے زیادہ اہمیت بندوں کے حقوق کو دی گئی ہے۔ انسانی حقوق میں
ہر نسل، ہر درجہ اور ہر حیثیت کے لوگوں کے حقوق شامل ہیں۔ اگر ہم اپنے واجبات طلب کرتے ہیں تو ہمیں
ادا کرنے چاہئیں۔ نوکر آقا کی خدمت کرے گا تو آقا بھی نوکر کا خیال رکھے گا۔ اگر والدین اپنی زندگی کا ہر
دیں تو اولاد کو بھی چاہیے کہ ان کی خدمت اور عزت میں کوئی کمی نہ کرے۔ اگر بیوی شوہر کی خدمت کرتی ہے تو
سکون کے لیے کوئی کسر نہیں چھوڑنی چاہیے۔ یہ دین اسلام پوری انسانیت کے لیے ہے۔ انسانی حقوق میں والدین
رشتہ دار، یتیم، ضرورت مند، مسافر، مستحق پڑوسی، سوالی، قیدی اور ملازم وغیرہ شامل ہیں۔ بندوں کے حقوق ادا کرنا
کا وصف ہے۔ قیامت کے دن نہ صرف حقوق اللہ کا حساب ہوگا بلکہ حقوق العباد کا بھی حساب ہوگا۔

مسلمانوں کے ایک دوسرے پر حقوق:

اسلام نے مسلمانوں کے لیے دوسرے مسلمانوں پر جو حقوق مقرر کیے ہیں، جن میں سے اہم والدین کا حق ہے
تربیت کریں، انہیں مناسب تعلیم دیں، انہیں ایک جیسے خوراک، لباس اور گھریلو اشیا فراہم کریں اور ان کے
کریں۔ شوہر اور بیوی کا یہ حق ہے کہ وہ ایک دوسرے کا احترام کریں، ایک دوسرے کی ضروریات اور خواہشات
جان کا خیال رکھیں، ایک دوسرے کی عزت، جان اور مال کی حفاظت کریں۔

...ورتوں کے حقوق میں مہر ادا کرنا، گھریلو اخراجات پورے کرنا، اور بیٹی، بہن اور ماں وغیرہ کی ضروریات کا بندوبست اور ...کرنا۔ عام طور پر ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ حضور کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ ...ابہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ترجمہ: ہر مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں:

...ام کا جواب دینا ۲- بیمار کی عیادت کرنا ۳- جنازے کے پیچھے جانا

...وت قبول کرنا ۵- چھینک آنے پر (یرحمک اللہ) کہنا

...مسلموں کے حقوق:

...ر جنگ ہو تو مسلمانوں پر یہ حق ہے کہ وہ جنگ سے پہلے انھیں اسلام کی دعوت دیں، اگر وہ قبول نہ کریں تو انھیں جزیے کے ...مسلم ریاست میں رہنے کی اجازت دیں، اور اگر دونوں صورتیں قبول نہ کریں تو جنگ کے لیے پہل نہ کریں، لیکن اگر جنگ ...ی ہو جائے تو درج ذیل باتوں کی پابندی کریں۔ جنگ میں دشمن کے عورتوں، بچوں، بوڑھوں، بیماروں اور کمزوروں پر رحم کریں۔ ...مسلم ریاست میں جزیے عوض رہنے والے لوگ / ملازمین یا مسافروں کے طور پر رہنے والے غیر مسلموں کو ان کی جان، مال اور ...کا تحفظ فراہم کرنا۔ انھیں اس عقیدے اور عبادت کی آزادی دینا، ان کے ساتھ قانونی طور پر معاملات اور رویوں میں عدل و ...ف کو برقرار رکھنا، نیز تجارتی اور معاشرتی تعلقات میں برابری اور مساوات کو برقرار رکھنا۔ ضرورت پڑنے پر ان کی اعانت اور مدد ...یہ تمام چیزیں غیر مسلموں کے حقوق میں شمار ہوتی ہیں۔

...ام ابو حنیفہؒ یا امام جعفر صادقؒ کی زندگی اور دینی خدمات کے بارے میں تحریر کیجئے۔

...اب:

...ام ابو حنیفہؒ

...ات اور حسب و نسب:

...رت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نہایت بلند شان اور مرتبے والی شخصیت ہیں۔ انھیں تابعین ہونے کا شرف نصیب ہوا۔ آپ فقہ ...ی کے پہلے مدون بھی تھے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا پورا نام نعمان بن ثابت ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد فارس کے رہنے والے تھے۔ ...خود ابو حنیفہ کی کنیت استعمال کرتے تھے۔ آپ 80 ہجری بمطابق 699ء میں کوفہ، عراق میں ایک خوشحال گھرانے میں پیدا ...ے۔ آپ کا خاندان تاجر تھا اور کپڑے کی تجارت میں مشہور تھا۔ کوفہ اس وقت علم کا مرکز تھا اور اس وقت بہت سے صحابہ کرام رضی ...نہم حیات تھے۔

...لیم و تربیت:

...رت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بچپن ہی میں قرآن پاک حفظ کیا، جب کہ تجوید کا علم امام عاصم کوفی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔ ...کے بعد آپ تجارتی سرگرمیوں میں مصروف ہو گئے۔ ایک مرتبہ ان کی ملاقات ایک عظیم محدث امام عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے ...ی۔ جنھوں نے آپ کی مصروفیت پوچھی اور نصیحت کی۔ "میں آپ میں ذہانت اور وسیع بیدار ذہن دیکھتا ہوں۔ اس لیے میرا مشورہ یہ ...ہے کہ آپ علم حاصل کریں اور علمائے کرام کی مجلس میں شامل ہوتے رہیں۔" حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ...حمۃ اللہ علیہ کی یہ نصیحت میرے دل کو لگی، میں نے بازار جانا ترک کر دیا اور اپنا وقت حصول علم صرف کرنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ...نوازا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تقریباً 18 سال تک امام حماد بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ علیہ سے فیض حاصل کرتے رہے، ...یہاں تک کہ آپ کا شمار ان کے بڑے بڑے شاگردوں میں ہونے لگا۔ فقہ حنفی کا زیادہ مدار امام حماد بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کے رائے پر

بنی ہے، جو حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، اور حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہم فقہ کے سب سے
آپ نے سب سے پہلے کوفے میں علم حاصل کیا جو اس وقت ایک بڑا عالمی مرکز تھا اور اس کے بعد
سے بھی علم حاصل کیا۔

اخلاق اور اوصاف:

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ علم، عمل اور اعلیٰ اخلاق
ذہین اور قوی حافظہ والے، بردبار، فیاض، عبادت گزار اور نظم و ضبط کے ساتھ ساتھ صاحب تقویٰ اور
اللہ علیہ درج ذیل صفات کی وجہ سے منفرد مقام رکھتے ہیں۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی
شرف حاصل ہوا۔ آپ کو اجتہاد اور فتاویٰ لکھنے کا موقع عظیم متقین اور محدثین کے دور میں ملا۔ مشہور
سے روایت کی ہے۔ آپ کو امام ابو یوسف، امام محمد اور امام زفر رحمۃ اللہ علیہم جیسے عظیم طلبہ ملے نے حدیث
خدمات انجام دیں۔ آپ کو تقریباً چار ہزار اساتذہ سے تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا۔

علمی و دینی خدمات:

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اجتہادی مسائل اور طریقے بارہ سو سال سے عالم اسلام میں پہلے ہوئے ہیں اور
ممالک میں قوانین اور مسائل آپ کے مسلک کے مطابق رائج ہیں۔ کوفے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی
حدیث کی تعلیم دیتے تھے۔ حضرت علقمہ بن قیس کوفی اور حضرت اسود بن یزید کوفی رضی اللہ عنہم آپ کے
علقمہ اور حضرت اسود بن یزید کی وفات کے بعد حضرت ابراہیم نخعی کوفی آپ کی مسند پر بیٹھے اور علم فقہ کو
العراق کا لقب ملا۔ حضرت ابراہیم نخعی کے زمانے میں فقہ کا غیر مرتب شدہ مواد جمع کیا گیا تھا، جسے آپ کا
رحمۃ اللہ علیہ نے محفوظ کیا تھا، جو امام حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شاگردوں امام ابو یوسف، امام محمد
زفر کو مرتب شکل میں دیا، جس سے انہوں نے باقاعدہ کتابوں کی شکل میں پیش کیا۔ یہ کتابیں آج بھی موجود ہیں
امام صاحب سے لی ہوئی احادیث کو "حدثنا" اور "اخبرنا" کے الفاظ سے تحریر کیا ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی
الآثار" ہے۔ یہ پہلی کتاب ہے جس نے بات کے محدثین کے لیے فقہی درجہ بندی اور ترتیب کے رہنما اصول
صاحب کے مشہور شاگرد امام محمد بن حسن الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتابیں "المبسوط" "جامع صغیر" "جامع
الصغیر" "السیر کبیر" بھی فقہ حنفی کے اہم ماخذ ہیں۔ فقہ حنفی دنیا کے کئی ممالک بشمول ترکی، شام، لبنان، اردن،
پاکستان اور بنگلادیش وغیرہ میں رائج ہے۔

وفات:

عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ملک کا قاضی القضاۃ بننے کو کہا۔ لیکن آپ نے انکار کر دیا
کیا تب بھی امام صاحب نے صاف انکار کر دیا اور قسم کھائی کہ وہ اس منصب کو سنبھال نہیں سکتے۔ اس انکار کی وجہ
قریب قید کر دیا۔ لیکن جیل میں بھی آپ کی تعلیم جاری رہی اور حضرت امام محمد الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے محدث
سے علم حاصل کرتے رہے۔ آپ کی وفات تقریباً 150 ہجری میں ہوئی۔ تقریباً 50,000 لوگوں نے آپ کی نماز
بغداد کے خیزران قبرستان میں سپرد خاک کیا۔ تدفین کے بعد بھی 20 دن تک آپ کی قبر کے قریب نماز جنازہ کا سلسلہ

امام جعفر صادق

جواب: (اس کے جواب کے لیے دیکھیں سوال نمبر ے سال P.M. , P.E. 2024)

یا۔۔۔ قرآن مجید کے معجزے سائنس کی روشنی میں بیان کیجئے۔

جواب:

قرآن مجید کے معجزے اور جدید سائنس:

قرآن مجید اپنے اعجاز، جامع انداز بیان اور حق کا پیغام ہونے کے اعتبار سے انسانوں کے لیے معجزہ ہے۔ قرآن مجید بہت سی آیات میں سائنسی حقائق نہایت جامع اور واضح انداز میں بیان ہوئے ہیں جنہیں جدید دور کی تحقیق، تلاش اور ٹیکنالوجی کی مدد معلوم کیا گیا ہے۔

مرج البحرین والا معجزہ:

سمندری علم اور پانی پر تحقیق کرنے والے ماہرین نے معلوم کیا ہے کہ نمکین اور میٹھے پانی کا ایک دوسرے سے ملنے کے باوجود ایک دوسرے آپس میں ضم نہ ہونے کا (surface tension) سبب پانی کا سطحی تناؤ ہے۔ جس کی وجہ سے دریا اور سمندر کا پانی ایک دوسرے سے نہیں ملتا۔ دونوں کے پانی اپنی اپنی کثافت کی وجہ سے جدا جدا بہتے ہیں: قرآن مجید اس بات کو یوں بیان کرتا ہے۔ ترجمہ: دو دریاؤں (کھارے اور میٹھے) کو رواں کیا جو آپس میں مل کر بہتے ہیں۔ ان دونوں کے بیچ (درمیان) میں ایک پردہ ہے وہ اپنی حد سے تجاوز نہیں کرتے۔ (سورۃ الرحمٰن آیت: ۲۰-۱۹)

کائنات پھیلتی رہتی ہے:

بیسویں صدی کے شروع تک کائنات کے متعلق سائنس دانوں کا تصور تھا کہ کائنات ایک خاص بناوٹ رکھتی ہے اور ازل سے موجود ہے لیکن ۱۹۲۹ء میں مشاہدے سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ ستارے اور کہکشائیں مسلسل ایک دوسرے سے دور ہو رہی ہیں۔ یہ بات کائنات کے مسلسل پھیلنے کی حقیقت کو ثابت کرتی ہے۔ جب قرآن مجید نے کئی سو سال پہلے یہ بات اس انداز سے بیان کر دی ہے۔ ترجمہ: اور آسمان کو ہم نے (اپنی) قوت سے بنایا ہے اور بے شک ہم ہی (اس کو) وسعت دے رہے ہیں۔ (سورۃ الذاریات آیت: ۴۷)

انگلیوں کے پوروں کے نشانات (فنگر پرنٹ):

دنیا میں ہر انسان یہاں تک کہ جڑواں بچوں کی انگلیوں کے نشانات ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور قران کریم اس کی وضاحت کر چکا ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے۔ ترجمہ: کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی بکھری ہوئی ہڈیاں جمع نہیں کر سکتے؟ ضرور کریں گے (اور) ہم اس بات پر (بھی) قادر ہیں کہ اس کی (انگلیوں کے) پوروں کو درست کریں۔ (سورۃ القیامۃ آیت: ۳-۴)

یوسفیز ماڈل پیپرز

اسلامیات

وقت: ۲ گھنٹے — **برائے گیارھویں جماعت** — کل نشانات: ۵۰

ہدایات: (i) تمام سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

(ii) سوالات کاپی پر نقل نہ کیجئے۔ پرچے کے مطابق صحیح نمبر ڈال کر جواب لکھیے

(iii) ہر سوال کا نمبر ایک ہے

(iv) اپنے پرچے کا کوڈ نمبر واضح طور پر جلی حروف میں اپنی جوابی کاپی کی ابتدا میں لکھیے۔

حصہ "الف" (کثیر الانتخابی سوالات)

سوال نمبر ۱: دیے ہوئے ممکنہ جوابات میں سے ہر ایک کے لئے درست جواب کا انتخاب کیجیے۔

(i) لفظ 'قرآن' کے معنی ہیں:

(الف) پڑھنا ✓ (ب) سننا (ج) لکھنا (د) بولنا

(ii) ان لوگوں کے کانوں اور دلوں پر مہر اور آنکھوں پر پردہ ہے:

(الف) گنہگار (ب) کافر ✓ (ج) منافقین (د) مشرکین

(iii) سورۃ الانفال نازل ہوئی:

(الف) جنگ بدر کے موقع پر ✓ (ب) جنگ احد کے موقع پر

(ج) جنگ خندق کے موقع پر (د) جنگ خیبر کے موقع پر

(iv) اصول اربعہ حدیث کی چار مستند ترین کتاب ہیں:

(الف) فقہ جعفریہ کی ✓ (ب) فقہ حنفیہ کی (ج) فقہ مالکیہ کی (د) فقہ شافعیہ کی

(v) اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات و صفات میں واحد ماننے کا نام ہے:

(الف) ایمان (ب) عقیدہ (ج) توکل (د) توحید ✓

(vi) اللہ تعالیٰ کے سامنے انتہائی عاجزی کرنے کو کہتے ہیں:

(الف) توحید (ب) ایمان (ج) اسلام (د) عبادت ✓

(vii) حضور کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے بحیثیت سپہ سالار شرکت کی:

(الف) ۲۶ غزوات میں (ب) ۲۷ غزوات میں ✓

(ج) ۲۸ غزوات میں (د) ۲۹ غزوات میں

(viii) سورۃ الحجرات کی آیت ۱۰ کے مطابق تمام مومن آپس میں ایک دوسرے کے ہیں:

(الف) دوست (ب) دشمن (ج) مددگار (د) بھائی ✓

(ix) عدل کے معنی ہیں:

(الف) عدالت کرنا

(ب) [illegible]

(x) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب کتاب کا نام ہے:

(الف) المبسوط (ب) الزیادات ✓ (ج) الجامع الکبیر (د) کتاب الآثار

حصہ "ب" (مختصر جواب کے سوالات)

کل نشانات: ۲۰

۲۔ مندرجہ ذیل قرآنی آیات احادیث میں سے کسی چار کا اردو، سندھی یا انگریزی میں ترجمہ کیجئے:

(i) الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ

ترجمہ: جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا کیا ہے اس میں خرچ کرتے ہیں

(ii) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ

ترجمہ: اے اہل ایمان جب میدان جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔

(iii) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

ترجمہ: اے پیغمبر صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جو قیدی تمہارے قبضے میں (یعنی گرفتار) ہیں ان سے کہہ دو کہ اگر اللہ تمہارے دلوں میں نیکی معلوم کرے گا تو جو مال تم سے چھن گیا ہے اس سے بہتر تمہیں عنایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(iv) اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى

ترجمہ: بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی۔

(v) مَن يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ، وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي

ترجمہ: اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔ اور بے شک میں (حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) تقسیم کرنے والا ہوں، اللہ تعالیٰ مجھے عطا کرنے والا ہے۔

(vi) عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِّيْ فِي الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا غَيْرَكَ: قَالَ: قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ

ترجمہ: حضرت سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عرض کیا: یا رسول اللہ! اسلام کے بارے میں اس طرح بتائیے کہ مجھے کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کہہ: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور پھر اس پر مضبوطی سے قائم رہ۔

۳۔ مندرجہ ذیل میں سے چار جزوی سوالات کے جوابات تحریر کیجئے۔ تمام سوالات کے نشانات مساوی ہیں:

(i) قرآن مجید کے کوئی بھی پانچ صفاتی نام اور ان کا معنی لکھیے۔

جواب: قرآن مجید کا ذاتی نام "القرآن" ہے۔ اس کے سوا اس کے جو صفاتی نام مشہور ہیں، ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

الکتاب (خاص کتاب): قرآن مجید اہم بنیادی باتوں پر مشتمل ہے۔ مثلاً: پچھلی قوموں کے واقعات، عبرت اور نصیحت اور شرعی احکام وغیرہ۔

الفرقان (بار بار پڑھی جانے والی): قرآن مجید کا ذاتی نام ہے جس کے معنی بار بار پڑھی جانے والی کتاب ہے۔

الفرقان (فرق کرنے والی): قرآن مجید حق اور باطل، مسلمان اور کافر اور منافق کا فرق بیان کرتا ہے۔

الذکر (نصیحت): قرآن مجید نصیحت اور خیر خواہی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے والی کتاب ہے۔

التنزیل (نازل کردہ): قرآن مجید حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے چوں کہ مرحلے وار نازل ہوا ہے۔

(ii) سورۃ البقرۃ کی روشنی میں حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کے واقعے کو مختصر بیان کریں۔

جواب: اس واقعے کا ذکر سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۳۴ میں ہے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام نے علم میں فرشتوں پر برتری
اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو، چنانچہ انہوں نے سجدہ کیا۔ لیکن ابلیس نے غرور اور تکبر کیا اور
سے انکار کر دیا۔ اس نافرمانی کی وجہ سے وہ کافروں میں سے ہو گیا۔

(iii) منافقین میں کیا خرابیاں تھیں جن کے بارے میں کہا گیا کہ آپ ان جیسے نہ بنیں؟

جواب: سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 21 اور 23 میں اللہ تعالیٰ منافقین کے بارے میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: اور ان لوگوں جیسے نہ ہو جانا جو کہتے ہیں کہ ہم نے (اللہ کا حکم) سن لیا، مگر (حقیقت میں) نہیں جانتے۔ (۲۱) بے شک نزدیک تمام جانداروں سے بدترین وہ بہرے اور گونگے ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے (۲۲)۔ اور اگر اللہ ان میں نیکی (کا) کرنے کی توقع رکھتا، اور اگر (بغیر صلاحیت کے ہدایت کے) سماعت دیتا تو وہ منہ پھیر کر بھاگ جاتے۔ (۲۳)

ان آیات میں اہل ایمان کو منافقوں کے طرز عمل سے اجتناب کریں، کرنے کی نصیحت اور کفار کے "شر الدواب" والی حیثیت
ہے۔ اور ان منافقوں کی طرح نہ بنیں جنہوں نے کہا کہ ہم نے نصیحت اور وعظ کی باتیں سنی ہیں، جب کہ وہ نہیں سنتے، کیوں کہ
چاہتے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کے بدترین جانور گونگے اور بہرے ہیں جو بے عقل بھی ہیں، تو یہ بھی ایسے ہی جانوروں
اگر ان کے لیے اللہ کی طرف سے تھوڑا سا بھی خیر حاصل کرنا ممکن ہوتا تو انہیں حق سننے کی سعادت حاصل ہوتی اور اگر اللہ زبردستی
حق سنا دیتا تو بھی وہ منہ پھیر لیتے اور اسے قبول نہ کرتے۔

(iv) اصول اربعہ اور ان کے مصنفین کے نام تحریر کیجیے۔

جواب: اصول اربعہ: اہل جعفریہ کی چار مستند احادیث کی کتابوں کو "اصول اربعہ" کہتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

کتاب	مصنف	ولادت	وفات
الکافی	ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی	۲۵۰ ہجری	۳۲۹ ہجری
من لا یحضرہ الفقیہ	ابو جعفر محمد علی بن بابویہ قمی	۳۰۶ ہجری	۳۸۱ ہجری
الاستبصار	ابو جعفر محمد بن حسن طوسی	۳۸۵ ہجری	۴۶۰ ہجری
تہذیب الاحکام	ابو جعفر محمد بن حسن طوسی	۳۸۵ ہجری	۴۶۰ ہجری

(v) وجود باری تعالیٰ کی وضاحت کیجیے۔

جواب:

وجود باری تعالیٰ:
اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ وہ پوری کائنات کو رزق اور روزی دینے والا ہے۔ موت، زندگی، بیماری، صحت، نفع اور نقصان سب اس کے ہاتھ میں ہے، ساری کائنات اس کی محتاج ہے، لیکن وہ کسی کا محتاج نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔

(vi) عبادت کسے کہتے ہیں؟

جواب:

عبادت

عبادت عربی زبان کا لفظ ہے جو "عبد" سے مشتق ہے، عبادت کے لفظی معنی بندگی عاجزی وانکساری اور اطاعت و فرمانبرداری کے ہیں۔ اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی نیت سے حضور اکرم ﷺ کے اسوہ حسنہ کے مطابق زندگی گزارنے کا نام "عبادت" ہے۔ یہ عبادت ہر اس عمل کو محیط ہے جس کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اور جس کے کرنے سے منع فرمایا ہے۔ چوں کہ بندہ کا کام مالک کی اطاعت کرنا ہے خاص طور پر اگر وہ مالک احکم الحاکمین ہے تو اس کے احکام کو اپنے لیے باعث خوشی اور باعث مسرت واطمینان سمجھنا ہی ایک بندہ کی معراج ہے۔

(vii) عدل اور انصاف کے قائمے بیان کیجیے

جواب: عدل اور انصاف انسانی معاشرے کا بنیادی عنصر اور ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا عدل اور انصاف کے تحت بنائی ہے اور اس کی ذات پاک بھی عدل وانصاف کا مظہر ہے جو شخص عدل وانصاف کا سختی سے انتخاب کرتا ہے وہ تقویٰ کے قریب ہے اور متقی شخص اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ عدل اور انصاف سے معاشرے سے ظلم اور ناانصافی ختم ہو جائے گی۔ عدل اور انصاف ہی معاشرے اور پوری دنیا کی اصلاح کا واحد ذریعہ ہے۔

(viii) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے کون کون سی بڑی شخصیات نے فیض حاصل کیا؟

جواب: حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے اس دور کے بڑے علماء جیسے امام ابو حنیفہ، امام مالک واصل بن عطا اور امام موسیٰ کاظم رحمہم اللہ جیسی ہستیاں آپ سے علم کی سعادت حاصل کرتی رہیں۔ طب اور سائنس کے عظیم سکالر جابر بن حیان بھی ان کے شاگردوں میں سے تھے جنہوں نے بے شمار ایجادات سے عالم اسلام کا نام روشن کیا۔

حصہ "ج" (بیانیہ جواب کے سوالات) کل نشانات: ۲۰

نوٹ: اس حصہ سے کسی دو سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔ تمام سوالات کے نشانات مساوی ہیں۔

۱۔ قرآن مجید کی حفاظت کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ لکھیے۔

جواب:

قرآن مجید کی حفاظت:

قرآن مجید اس وحی کا تتمہ ہے، جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی طرف آتی رہی۔ قرآن مجید قیامت تک تمام بنی نوع انسان کے لیے آخری، مکمل اور لازوال ہدایت کی کتاب ہے، اس لیے اس کی بقا اور حفاظت کی اشد ضرورت تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ لیا اور فرمایا:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (سورۃ الحجر: آیت ۹)

ترجمہ: بیشک یہ کتاب نصیحت ہم نے اتاری ہے اور یقیناً ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔

قرآن کریم کے نزول کو صدیاں بیت چکی ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کی حفاظت کی وجہ سے آج بھی ہمارے پاس وہی قرآن پاک ہے جو سیدنا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر نازل ہوا تھا۔ جس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ قرآن مجید آسمان سے، تحریری یا کتابی شکل نازل نہیں ہوا۔ بلکہ وحی کے مختلف طریقوں سے لفظی انداز میں نازل ہوا۔ حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے دو طریقوں سے محفوظ فرمایا۔ ایک حفظ کے ذریعے اور دوسرا تحریر کی صورت میں۔ اسلام کی ابتدائی دور میں عرب پڑھنے لکھنے کے عادی نہیں تھے۔ جب حضور کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے نبوت کا اعلان فرمایا تو اس وقت بھی مکہ میں چند لوگ لکھنا جانتے تھے۔ ان میں خلفائے راشدین بھی شامل ہیں۔ پھر رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی تعلیم و تربیت کی وجہ سے لکھنے اور پڑھنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ خاص طور پر مدینہ میں کاغذ کی سہولت کم ہونے کی وجہ سے قرآن مجید کتابت چمڑے، جلد نما، جھلی پڑدے، چکنے پتھر، کھجور کے پتوں، لکڑی کی چوڑی ہڈیوں پر کی جاتی تھی۔

حضور کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر جو بھی وحی نازل ہوتی تھی آپ ایک کاتب کو بلا کر ہدایت فرماتے کہ نازل شدہ آیات کو فلاں سورت کی فلاں آیت کے بعد شامل کیا جائے۔ اس طرح حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ کی نگرانی میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن مجید حفظ بھی کرتے جاتے۔ نیز اور مختلف چیزوں پر وہ سورتیں لکھی جاتے تھے۔ اس طرح پورا قرآن مجید آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے مبارک دور میں لکھ کر مکمل ہو گیا۔

۵۔ شرک کا مفہوم اور اس کی اقسام کی وضاحت کیجیے۔

جواب:

شرک:

لغت کے اعتبار سے شراکت یا حصہ داری کو شرک کہتے ہیں۔ شرک، توحید کی ضد ہے، اصطلاح میں وہ شخص جو اللہ کے ساتھ معبودانہ ہے، اللہ کی صفات یا اس کی صفات کے تقاضوں میں کسی اور کو شریک کرتا ہے، وہ شرک کرتا ہے اور وہ اسلام سے جاتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد پاک ہے، ترجمہ: اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے۔ اس گناہ کے سوا جس کو وہ معاف کر دے گا۔ اور جس نے اللہ کا شریک مقرر کیا اس نے بڑا بہتان باندھا۔ (سورۃ النساء آیت نمبر 48)

شرک کی اقسام:

شرک کی مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں:

ذات میں شرک:

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو کسی بھی شکل و صورت کی طرح سمجھ کر اس کے برابر ماننا، اس کے ساتھ مشابہ ہونا یا اس کا شریک ٹھہرانا کسی کو اس پاک ذات کی اولاد سمجھنا یا ایک سے زیادہ یعنی دو یا تین یا زیادہ معبودوں کو تسلیم کرنا شرک فی الذات ہے۔

صفات میں شرک:

اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی اور میں اللہ تعالیٰ کی صفات سے مشابہت کرنا یا یہ ماننا کہ دوسرے اس کے علم، قدرت، ارادے یا کسی اور صفت میں اس کے مشابہ ہیں۔ جیسے: قدیر، سمیع، بصیر، رازق، وہاب، قادر یا اللہ تعالیٰ کو تشبیہ دے کر یہ کہنا کہ فلاں شخص کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرح طاقت، قدرت اور علم ہے تو یہ شرک فی الصفات ہے۔ یہ تمام صفات حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کی ہیں اور وہی اکیلا ان صفات کا مالک ہے۔

صفات کے تقاضوں میں شرک:

اللہ تعالیٰ کی ہر صفت اس کی صفت اور خصوصیت ہے جس کا تقاضا ہے کہ یہ صفت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کی جائے اور بندے صرف اللہ تعالیٰ ہی سے اس صفت کا طالب ہونا چاہیے۔ معبود ہونے کے ناطے اسی کی عبادت کرنی چاہیے، رازق ہونے کے ناطے اسی سے رزق طلب کرنا چاہیے۔ ناصر ہونے کی وجہ سے اسی سے مدد مانگنی چاہیے۔ وہاب ہونے کے ناطے اسی سے ہر قسم کی حاجتیں مانگنی چاہیں۔ اگر اس کی صفات میں کسی اور کو شامل کیا جائے تو اسے شرک سمجھا جائے گا۔ اس لیے یہ تمام صفات بشمول اس کے تقاضے، اللہ تعالیٰ ہی کی طرف منسوب کیے جانے چاہئیں۔

روزے کی فضیلت اور اہمیت پر نوٹ تحریر کیجیے۔

جواب:

روزے کی اہمیت اور فضیلت:

ہر عاقل، بالغ، مسلمان مرد اور عورت پر رمضان کے تمام ایام کے روزے رکھنا فرض ہیں۔ روزہ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ یہ ایک ایسی عبادت ہے جس کے بہت سے جسمانی اور روحانی فائدے ہیں۔ سیدنا حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی قدسی حدیث میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے: ترجمہ: روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔

قرآن کی روشنی میں روزے کی فضیلت و اہمیت:

قرآن مجید میں روزے کی فرضیت اور اہمیت بارے میں جگہ جگہ ارشاد ہوا ہے اور اس کے فوائد بیان کیے گئے ہیں ان میں سے چند آیات درج ذیل ہیں۔

"پس تم میں سے جو شخص اس مہینے (رمضان) کو پالے وہ ضرور پورے مہینے کے روزے رکھے"

آیت مبارکہ میں ہر اس بالغ مسلمان چاہے وہ مرد ہو یا عورت اس پر رمضان کے روزے فرض کر دیے گئے ہیں۔ اس میں کسی قسم کی رعایت نہیں ہے۔

اسی طرح سے ایک جگہ اور ارشاد ہوتا ہے کہ

"اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے امتوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم تقویٰ حاصل کرو"

آیت مبارکہ میں بھی روزے رکھنے کو فرض قرار دیا گیا ہے اور اس کا مقصد تقویٰ کا حصول قرار دیا گیا ہے۔ یہ عبادت ہم سے پہلے بھی پچھلی امتوں پر فرض کی گئی تھی۔ انسان روزے میں اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ صرف اللہ کی رضا کے خاطر اس کی تمام چیزیں روزے کے دوران خود پر حرام کر لیتا ہے۔

احادیث کی روشنی میں صوم کی فضیلت واہمیت:

احادیث نبوی میں بھی روزے کی اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی ہے اور روزے رکھنے کی تاکید کی گئی ہے تاکہ ہر مسلمان
سکے۔ حدیث مبارکہ ہے کہ

ترجمہ: "جس نے ایمان اور احتساب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے
درج بالا حدیث مبارکہ کی رو سے ہر وہ مسلمان جو خلوص دل سے ایمان اور احتساب کی نیت سے رمضان روزے رکھے گا
معاف کر دیے جاتے ہیں۔ یہ ایک مہینہ ہوتا ہے جس میں روزے رکھنے سے انسان سال بھر کے گناہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ
ہے۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اپنے نامہ اعمال میں بے تحاشہ نیکیوں کا آضافہ بھی کر لیتے ہے۔ اسی طرح سے ایک اور حدیث

ترجمہ: "روزہ دار کی منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی کی خوشبو سے بہتر ہے"

اس حدیث میں روزہ دار اللہ کے کتنا نزدیک ہوتا ہے اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ مشک جو ایک بہترین قسم کی خوشبو ہے اللہ تعالیٰ نے
منہ کی بو کو اس پر افضل کہا ہے۔ روزہ رکھنا اللہ کے نزدیک بہت زیادہ پسندیدہ عمل ہے جو کہ گناہوں کے آگے ڈھال ہے اور
حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

۷۔ حقوق العباد کا مفہوم اور اہمیت بیان کیجیے۔

جواب:

حقوق العباد کے معنی ومفہوم:

حقوق العباد عربی زبان کے الفاظ ہیں۔ 'حقوق' حق کی جمع ہے، جس کے لفظی معنی ہیں ثابت، درست اور واجب۔ جبکہ 'عباد'
ہے جس کے معنی بندوں کے ہیں۔ 'حقوق العباد' کے معنی ہیں: بندوں کے حقوق۔

حقوق کی پہلی تقسیم حقوق اللہ اور حقوق العباد میں کی جاتی ہے۔ اس کے بعد بندوں کے حقوق میں پیشہ، جنس، عمر مذہب
لحاظ سے تقسیم ہوتے ہیں۔ جیسے تاجروں، کاریگروں اور مزدوروں کے حقوق، مردوں اور عورتوں کے حقوق، بچوں، نوجوانوں
اور کمزوروں کے حقوق، والدین، میاں بیوی، پڑوسیوں اور دوستوں کے حقوق وغیرہ۔ اسلام ایک عالمگیر اور انسان دوست
جو تمام انسانی حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔

حقوق العباد کی اہمیت:

قرآن وسنت میں حقوق اللہ کے بعد سب سے زیادہ اہمیت بندوں کے حقوق کو دی گئی ہے۔ انسانی حقوق میں دنیا کے ہر مذہب
ہر نسل، ہر درجہ اور ہر حیثیت کے لوگوں کے حقوق شامل ہیں۔ اگر ہم اپنے واجبات طلب کرتے ہیں تو ہمیں دوسروں کے
ادا کرنے چاہئیں۔ نوکر آقا کی خدمت کرے گا تو آقا بھی نوکر کا خیال رکھے گا۔ اگر والدین اپنی زندگی کا ہر سکھ اولاد کے
دیں تو اولاد کو بھی چاہیے کہ ان کی خدمت اور عزت میں کوئی کمی نہ کرے۔ اگر بیوی شوہر کی خدمت کرتی ہے تو شوہر کو بھی
سکون کے لیے کوئی کسر نہیں چھوڑنی چاہیے۔ یہ دین اسلام پوری انسانیت کے لیے ہے۔ انسانی حقوق میں والدین، بچے، میاں
دار، یتیم، ضرورت مند، سائل، مستحق پڑوسی، سوالی، قیدی اور ملازم وغیرہ شامل ہیں۔ بندوں کے حقوق ادا کرنا اہل ایمان
کا وصف ہے۔ قیامت کے دن نہ صرف حقوق اللہ کا حساب ہوگا بلکہ حقوق العباد کا بھی حساب ہوگا۔

مسلمانوں کے ایک دوسرے پر حقوق:

اسلام نے مسلمانوں کے لیے دوسرے مسلمانوں پر جو حقوق مقرر کیے ہیں، جن میں سے اہم والدین کا حق ہے کہ وہ اپنے بچوں کی بہتر تربیت کریں، انہیں مناسب تعلیم دیں، انہیں ایک جیسے خوراک، لباس اور گھریلو اشیا فراہم کریں اور ان کے مناسب رشتے کا انتظام کریں۔ شوہر اور بیوی کا یہ حق ہے کہ وہ ایک دوسرے کا احترام کریں، ایک دوسرے کی ضروریات اور خواہشات کو پورا کریں، اپنے بچوں کا خیال رکھیں، ایک دوسرے کی عزت، جان اور مال کی حفاظت کریں۔

مردوں پر عورتوں کے حقوق میں مہر ادا کرنا، گھریلو اخراجات پورے کرنا، اور بیٹی، بہن اور ماں وغیرہ کی ضروریات کا بندوبست اور کفالت کرنا۔ عام طور پر ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ حضور کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ترجمہ: ہر مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں:

۱۔ سلام کا جواب دینا
۲۔ بیمار کی عیادت کرنا
۳۔ جنازے کے پیچھے جانا
۴۔ دعوت قبول کرنا
۵۔ چھینک آنے پر (یرحمک اللہ) کہنا

غیر مسلموں کے حقوق:

اگر کفار سے جنگ ہو تو مسلمانوں پر یہ حق ہے کہ وہ جنگ سے پہلے انہیں اسلام کی دعوت دیں، اگر وہ قبول نہ کریں تو انہیں جزیے کے ساتھ مسلم ریاست میں رہنے کی اجازت دیں، اور اگر دونوں صورتیں قبول نہ کریں تو جنگ کے لیے پہل نہ کریں، لیکن اگر جنگ ضروری ہو جائے تو درج ذیل باتوں کی پابندی کریں۔ جنگ میں دشمن کے عورتوں، بچوں، بوڑھوں، بیماروں اور کمزوروں پر رحم کرنا۔ ایک مسلم ریاست میں جزیے عوض رہنے والے لوگ / ملازمین یا مسافروں کے طور پر رہنے والے غیر مسلموں کو ان کی جان، مال اور عزت کا تحفظ فراہم کرنا۔ انھیں اس عقیدے اور عبادت کی آزادی دینا، ان کے ساتھ قانونی طور پر معاملات اور رویوں میں عدل و انصاف کو برقرار رکھنا، نیز تجارتی اور معاشرتی تعلقات میں برابری اور مساوات کو برقرار رکھنا۔ ضرورت پڑنے پر ان کی اعانت اور مدد کرنا یہ تمام چیزیں غیر مسلموں کے حقوق میں شمار ہوتی ہیں۔

یوسفیز ماڈل پیپرز ۲

اسلامیات

کل نشانات: ۵۰

وقت: ۲ گھنٹے

برائے گیارھویں جماعت

کل نشانات: ۱۰

حصہ "الف" (کثیر الانتخابی سوالات)

سوال نمبر ۱: دیے ہوئے ممکنہ جوابات میں سے ہر ایک کے لئے درست جواب کا انتخاب کیجئے (۱۰)

(i) قرآن مجید نازل ہوا:

(الف) وحی کی صورت میں ✓
(ب) کتاب کی صورت میں
(ج) تختی کی صورت میں
(د) آواز کی صورت میں

(ii) ظاہر سے ایک اور باطن سے دوسری صورت رکھنے کو کہتے ہیں:

(الف) گناہ (ب) شرک (ج) کفر (د) نفاق

(iii) 'شَرُّ الدَّوَآبِّ' کے معنی ہیں

(الف) برا جانور (ب) برے سے برا جانور

(ج) جانوروں میں سے سب سے برا (د) جانوروں میں سے سب سے زیادہ

(iv) لفظ 'نیت' کے معنی ہے:

(الف) دل سے ارادہ کرنا ✓ (ب) دعا پڑھنا (ج) توجہ دینا (د) عمل کرنا

(v) فرشتے پیدائش ہیں:

(الف) نور کی ✓ (ب) مٹی کی (ج) ہوا کی (د) آگ کی

(vi) لفظ 'زکوٰۃ' کی لفظی معنی ہیں:

(الف) کمائی (ب) مال (ج) پاکیزگی ✓ (د) نفع

(vii) شفقت، رحم اور مہربانی کے لیے عربی لفظ کا استعمال ہوتا ہے:

(الف) برکت (ب) ہجرت (ج) قدرت (د) رحمت

(viii) اسلامی اتحاد کے بنیاد ہیں:

(الف) قرآن اور تفسیر (ب) حدیث اور اصول حدیث

(ج) قرآن اور سنت ✓ (د) فقہ اور اصول فقہ

(ix) اخوت لفظ کے معنی ہیں:

(الف) بہن بھائی بننا (ب) ایک دوسرے کا بھائی بننا ✓

(ج) ہمدردی (د) رشتے داری کرنا

(x) حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے ایک بڑے عالم اور امام تھے:

(الف) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ✓ (ب) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

(ج) امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ (د) امام محمد

حصہ "ب" (مختصر جواب کے سوالات)

کل نمبر

2۔ مندرجہ ذیل قرآنی آیات احادیث میں سے کسی چار کا اردو، سندھی یا انگریزی میں ترجمہ کیجئے:

(i) وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ص وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

ت
ور اگر تم کو اس کتاب میں جو ہم نے اپنے بندے پر نازل فرمائی ہے کچھ شک ہو تو اسی طرح کی ایک سورت تم بھی لاؤ اور اللہ کے
ے مددگار ہوں ان کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو۔

وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ
يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ
يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ

ور (اس وقت کو یاد کرو) جب اللہ تم سے وعدہ کرتا تھا کہ (ابوسفیان اور ابوجہل کے) دو گروہوں میں سے ایک گروہ تمہارے
ب ہو جائے گا اور تم چاہتے تھے کہ جو قافلہ بے شان و شوکت (یعنی بے ہتھیار) ہے وہ تمہارے ہاتھ آ جائے اور اللہ چاہتا تھا
ہ ان سے حق کو قائم رکھے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔

اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

ے مومنو جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو۔

اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ

ے مجھے حسن اخلاق کو کمال تک پہنچانے کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔

لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ

ہ کشتی دوسرے کو پچھاڑنے میں نہیں ہوتی بلکہ اصل پہلوان وہ ہے جو غصے میں اپنے آپ پر قابو رکھے۔

الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قُلْنَا: لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لِلّٰهِ، وَلِكِتَابِهٖ، وَلِرَسُوْلِهٖ، وَلِاَئِمَّةِ

لِيْنَ، وَعَامَّتِهِمْ

ہ دین خیر خواہی کا نام ہے۔ ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خیر خواہی کس
لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے حکمرانوں کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔

مندرجہ ذیل میں سے چار جزوی سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔ تمام سوالات کے نشانات مساوی ہیں:

وحی کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کیجیے۔

ب:

ی کر لغوی معنی

ا مراد زبان کا لفظ ہے جس کے لفظی معنی خاموش یا پوشیدہ طور پر دل میں کوئی بات ڈالنا، اشارہ کرنا ہیں

ی کر اصطلاحی معنی

ی اصطلاح میں وحی سے مراد وہ پیغام ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی کے لیے پیغمبران علیہم السلام تک پہنچایا۔

ا) نازل کیا ہے؟

ب:

نفاق

زبان سے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنا اور دل میں اسلام سے انکار کرنا نفاق اعتقادی اور زبان دل کا
کہلاتا ہے۔ جس شخص کے دل میں نفاق ہوتا ہے وہ زبان سے تو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے مگر دل
بلکہ مسلمانوں کا دشمن ہوتا ہے اور اس کا مقصد مسلمانوں میں شامل ہو کر مسلمانوں کو نقصان پہنچانا ہوتا ہے

(iii) اللہ تعالیٰ نے غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی کامیابی کے لیے کون کون سے خصوصی انعامات اور احسانات

جواب: اللہ تعالیٰ نے سورۃ انفال کی آیت نمبر 12 میں غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی کامیابی کے لیے خصوصی انعامات
ہے۔ اس آیت کی رو سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کے لیے فرشتوں سے مدد کا وعدہ کیا ہے اور وہ وقت بھی
اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو ہدایت کی تھی کہ میری مدد تمھارے ساتھ ہے، لہٰذا! تم ایمان والوں کو ثابت قدم رکھو
میں رعب اور ہیبت ڈال دوں گا۔ وہ آپ کے سامنے مزاحمت نہیں کریں گے۔ تم سب مل کر ان کی گردنیں
(iv) اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ کی تشریح کیجیے۔

جواب: اس حدیث میں اسلام کے بنیادی تقاضوں یعنی قول، فعل، ظاہری اور باطنی حالات میں سچی نیت کا ہونا
دل کے ارادے کو کہا جاتا ہے۔ اس حدیث کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر شخص کو اجر و ثواب اس وقت
اللہ تعالیٰ کو خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اور خالص نیت سے کیا جائے۔

(v) عقیدۂ رسالت کے تقاضے کیا ہیں؟

جواب: عقیدۂ رسالت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے جس کا تقاضا ہے کہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام
ضروری ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے: لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ ترجمہ: ہم اللہ کے پیغمبروں میں
نہیں کرتے۔ (سورۃ البقرہ آیت 285)۔ یہ انبیائے کرام علیہم السلام کے بارے میں نظریاتی، تحریری، تقریری یا کسی
گستاخی اور توہین کی اجازت نہیں ہے۔ حضورِ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی نبوت کے
علیہم السلام کی شریعتیں منسوخ ہو چکی ہیں۔ اب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی لائی ہوئی شریعت
نافذ اور قابل عمل رہے گی۔

(vi) زکوٰۃ کا مفہوم کیا ہے؟

جواب:

زکوٰۃ کا مفہوم

عربی زبان میں زکوٰۃ کے معنی "پاک کرنا" کے ہیں۔ شریعت میں مال کی ایک خاص مقدار پر پورا سال گزر جانے کے بعد
مطابق اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اسے شرعی مستحقین کو دینے جانا نام زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ ہر صاحب نصاب
مرد و عورت پر فرض ہے۔

(vii) مسلمانوں کے باہمی حقوق کیا ہیں؟

جواب:

مسلمانوں کے ایک دوسرے کے حقوق:

مسلمانوں کے لیے دوسرے مسلمانوں پر جو حقوق مقرر کیے ہیں، جن میں سے اہم درج والدین کا حق ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کریں، انہیں مناسب تعلیم دیں، انہیں ایک جیسے خوراک، لباس اور گھریلو اشیا فراہم کریں اور ان کے مناسب رشتے کا انتظام کریں۔ شوہر اور بیوی کا یہ حق ہے کہ وہ ایک دوسرے کا احترام کریں، ایک دوسرے کی ضروریات اور خواہشات کو پورا کریں، اپنے کا خیال رکھیں، ایک دوسرے کی عزت، جان اور مال کی حفاظت کریں۔

ں پر عورتوں کے حقوق میں مہر ادا کرنا، گھریلو اخراجات پورے کرنا، اور بیٹی، بہن اور ماں وغیرہ کی ضروریات کا بندوبست اور ں کرنا۔ عام طور پر ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق بیان کیے گئے ہیں حضور کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ صحابہ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ترجمہ: ہر مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں:

ام کا جواب دینا	۲- بیمار کی عیادت کرنا	۳- جنازے کے پیچھے جانا
وت قبول کرنا	۵- چھینک آنے پر (یرحمک اللہ) کہنا	

ج) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات لکھیے۔

ب:

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اجتہادی مسائل اور طریقے بارہ سو سال سے عالم اسلام میں پھیلے ہوئے ہیں اور بڑے بڑے اسلامی ممالک قوانین اور مسائل آپ کے مسلک کے مطابق رائج ہیں۔ حضرت علقمہ بن قیس کوفی اور حضرت اسود بن یزید کوفی رضی اللہ عنہم کے خاص شاگرد تھے۔ حضرت علقمہ اور حضرت اسود بن یزید کی وفات کے بعد حضرت ابراہیم نخعی کوفی آپ کی مسند پر بیٹھے اور علم کو وسعت دی۔ انہیں فقیہ العراق کا لقب ملا۔ حضرت ابراہیم نخعی کے زمانے میں فقہ کا غیر مرتب شدہ مواد جمع کیا گیا تھا، جسے آپ خاص شاگرد حضرت حماد کوفی رحمۃ اللہ علیہ نے محفوظ کیا تھا، جو امام حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شاگردوں امام ابو ف، امام محمد بن حسن الشیبانی اور امام زفر کو مرتب شکل میں دیا، جس سے انہوں نے باقاعدہ کتابوں کی شکل میں پیش کیا۔ یہ کتابیں بھی موجود ہیں۔ ان کے شاگردوں نے امام صاحب سے لی ہوئی احادیث کو "حدثنا" اور "اخبرنا" کے الفاظ سے تحریر کیا ہے۔ امام م رحمۃ اللہ علیہ کی اس میراث کا نام 'کتاب الآثار' ہے۔ یہ پہلی کتاب ہے جس نے بعد کے محدثین کے لیے فقہی درجہ بندی اور ب کے رہنما اصول فراہم کیے ہیں۔

حصہ "ج" (بیانیہ جواب کے سوالات) کل نشانات: ۲۰

ا: اس حصے سے کسی دو سوالات کے جوابات تحریر کیجئے۔ تمام سوالات کے نشانات مساوی ہیں۔

مدینہ کی طرف ہجرت کے وقت مشرکین نے حضور کریم ﷺ کے خلاف کیا ارادہ کیا اور اس کا انجام کیا ہوا؟

اب: مدینہ کی طرف ہجرت کے وقت مشرکین نے حضور کریم ﷺ کے خلاف جو ارادہ کیا تھا ہو اس کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ انفال کی ت نمبر 30 میں بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ترجمہ: اور اے محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم (اس وقت کو یاد کرو) جب کافر لوگ تمہارے بارے میں یہ سازشیں کر رہے تھے کہ تمہیں قید کر دیں یا تمہیں قتل کر دیں یا (وطن سے) نکال دیں تو (ادھر تو) وہ چال چل رہے تھے اور ادھر اللہ تدبیر کر رہا تھا

[illegible]

اس میں آپ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو شہید کرنے کا منصوبہ بنا کر آپ کے گھر کا گھیراؤ کیا
اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو شہید کرنے کا منصوبہ بنا کر آپ کے گھر کا گھیراؤ کیا
اس واقعہ میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے جب کفار مکہ آپ کے بارے میں منصوبہ بندی کر رہے تھے کہ آپ کو قید کریں
زیادہ جانی نقصان پہنچا دیں یا آپ کو وطن سے نکال باہر کریں تو وہ ادھر سازشیں کر رہے تھے لیکن انھیں معلوم نہیں
تعالیٰ بھی ان کے لیے منصوبہ بندی کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر منصوبہ بندی کرنے والا ہے، وہ آپ کو ان کے
گا اور وہ رسوا ہوں گے۔

ہ۔ عقیدۂ آخرت کی وضاحت کیجیے۔

جواب:

عقیدۂ آخرت کا معنی ومفہوم:

عربی زبان میں "آخرت" کے معنی "بعد میں آنے والی چیز" کے ہیں۔ اس سے مراد موت کے بعد کی زندگی ہے۔

عقیدۂ آخرت:

آخرت کا عقیدہ بھی اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے، انسان کی موت کے بعد اس کی روح زندہ رہتی ہے۔ آخرت
انسانی روح جسم میں دوبارہ داخل کر کے اسے زندہ کیا جائے گا، پھر تمام انسان حشر کے میدان میں جمع ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ
زندگی کا حساب لے گا، پھر کامیاب لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ناکام لوگوں کو جہنم میں عذاب دیا جائے گا۔ جیسا کہ
ترجمہ: بیشک نیکوکار نعمتوں کی بہشت میں ہوں گے۔ اور بدکردار دوزخ میں (سورۃ الانفطار: آیات 13-14)
موت آتے ہی انسان کا حساب شروع ہو جاتا ہے۔ پھر دوسری دنیا میں صرف نیک اعمال ہی کام آتے ہیں، دنیا دار
فضول کاموں میں خرچ کرنے کے لیے نہیں ہے، بلکہ یہ آزمائش کی جگہ ہے۔ انسان جو کچھ کرے گا اس کا اجر آخرت
لیے کہا جاتا ہے: الدنیا مزرعۃ الآخرۃ (دنیا آخرت کی کھیتی ہے)۔

آخرت کے مراحل اور اہم تصورات:

آخرت کا آغاز انسان کی موت سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ مرنے اور دوبارہ زندہ ہونے کے درمیان کے وقت کو "عالم برزخ"
میں قبر کے سوالات پوچھے جائیں گے اور پھر عذاب قبر یا راحت قبر کا وقت شروع ہو گا۔ جس دن پہلی مرتبہ صور پھونکا
کھڑا ہو جائے گی، اس کے بعد دوبارہ صور پھونکا جائے گا اور پھر تمام لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا، اسے بعث بعد
مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا) کہتے ہیں۔ پھر سب لوگ حساب کے لیے کھڑے ہوں گے، اسی لیے اسے قیامت کہتے
حشر میں اپنے اعمال کا حساب پورا کرنے کے بعد یا تو جنت کے حقدار ہوں گے اور وہیں ہمیشہ رہیں گے یا جہنم میں جائیں گے
گناہوں کی سزا بھگتنے کے بعد جنت کے حقدار ہوں گے، البتہ مشرکین اور منافقین ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

اسلامیات

عقیدۂ آخرت کے دلائل:

قرآن کریم کی آیات کا ایک بڑا حصہ عقیدۂ آخرت کے بارے میں ہے، جس میں آخرت کا تعارف، اس کے مختلف مراحل، مختلف [illegible]

[illegible]

[illegible] عذاب آخرت سے بچنے کے تدابیر بیان فرمائی ہیں۔ عالم برزخ، جنت اور جہنم کے مختلف مناظر معراج کی رات کو حضور کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو دکھائے گئے تھے۔ اس لیے ایمان کی شرائط میں یوم الآخرۃ پر مکمل ایمان اور یقین رکھنا شامل ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: ترجمہ: اور وہ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 4)

سائنسی تجربات اور مشاہدات سے ثابت ہوتا ہے کہ جاندار مختلف خلیات کا مرکب ہیں اور ایک وقت آتا ہے جب وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں، اس لیے یہ سمجھا جاتا ہے جو خالق، انسان کی تخلیق پر قدرت رکھتا ہے، اسے دوبارہ زندہ کرنے کی بھی قدرت رکھتا ہے۔

عقل بھی مانتی ہے کہ ایک دن ایسا ضرور ہونا چاہیے جس میں گناہگار کو گناہ کرنے اور فرمانبردار کو اطاعت کا بدلہ ملے اور وہ آخرت کا دن ہے، ہر انسان کو اس مرحلے سے گزرنا ہے۔

۶۔ صبر استقامت کی قرآن اور سیرت میں کیا اہمیت ہے؟

جواب:

صبر اور استقامت کے معنی اور مفہوم:

لغۃً صبر کے لغوی معنی ہیں: ٹھہر جانا، برداشت کرنا اور ڈٹ جانا۔ جب کہ استقامت اور ثابت قدمی کے معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اصطلاح میں صبر اور استقامت کے معنی ہیں: اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے ہر نافرمانی اور گناہ سے اپنے آپ کو روکنا، اور اس کام میں ہر مشکل اور دشواری کو برداشت کرتے ہوئے بے صبری نہ کرنا، بلکہ استقامت کا مظاہرہ کرنا۔

قرآن کریم میں صبر و استقامت کی اہمیت اور فضیلت:

قرآن کریم میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ: اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے اور صبر کرنے والوں کو بشارت سنا دو۔ (سورۃ البقرہ: آیت 15)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے صبر کو مومنوں کی صفت شمار کیا ہے اور صبر اختیار کرنے والوں کو انعامات کی بشارت دی ہے۔ صبر کرنے والے لوگ کبھی ناکام نہیں ہوتے، صبر انبیاء کی سنت ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ

ترجمہ: پس اے نبی جس طرح اور عالی ہمت پیغمبر صبر کرتے رہے ہیں اسی طرح تم بھی صبر کرو۔ (سورۃ الاحقاف آیت نمبر 35)

حضور کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صبر کو روشنی قرار دیا ہے: اَلصَّبْرُ ضِيَاءٌ ترجمہ: صبر روشنی ہے۔ (صحیح مسلم: 223)

۱۔ اَلصَّبْرُ عَنْ مَعَاصِي اللّٰهِ: خدا تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا۔

۲۔ اَلصَّبْرُ عَلَى الطَّاعَةِ: اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مضبوطی سے قائم اور ثابت قدم رہنا، جسے استقامت بھی کہتے ہیں

۳۔ اَلصَّبْرُ عَلٰى قَضَاءِ اللّٰهِ وَقَدَرِهٖ: قدرتی مصائب پر صبر کرنا اور ان کو برداشت کرنا۔ مصائب پر صبر کرنے کو 'الصبر علی المصائب' کہتے ہیں اور صبر کی اس آخری قسم کو عرف عام میں 'صبر' کہا جاتا ہے۔

سیرت طیبہ میں صبر اور استقامت کی اہمیت:

سیدنا حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مکی زندگی کی
بہترین مثال تھی۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے عزم کے ساتھ
غیروں نے تو انھیں صدمے اور پریشانیاں دیں لیکن آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے
آپ سے منہ موڑ لیا اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے رشتہ اس حد تک منقطع کر لیا کہ شعب
تین سال تک محصور ہو گئے اور ہجرت پر مجبور ہو گئے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھی
اور ان کی جان کے دشمن بن گئے۔ حضور کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان تمام مصائب کو برداشت کیا لیکن انھوں نے اپنے پیغام
نہیں کیا۔ یہاں تک کہ انھوں نے اپنے آبائی شہر مکہ کو الوداع کہا اور مدینہ منورہ میں مستقل سکونت اختیار کی۔ مدنی زندگی
مسلمانوں کو کفار سے لڑنے اور ظلم کا بدلہ لینے کی اجازت تھی لیکن وہاں بھی آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
زندگی انتہائی مشقت کے ساتھ بسر کی اور سختیوں اور تکلیفوں میں صبر کا مظاہرہ کیا۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کئی کئی مہینوں تک ہمارے گھر میں کھانا پکانے کے لیے آگ نہیں جلتی تھی ہم صرف پانی اور کھجور پر گزارا کرتے

(بخاری:6458)

جب حضور کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے فرزند ابراہیم رضی اللہ عنہ بچپن ہی میں فوت ہو گئے
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے ابراہیم! اگر یہ سچا کلمہ، سچا وعدہ، اور یقینی معاملہ اور ہمارے
جانے والی نسل سے نہ ملتی تو ہم اس غم سے زیادہ تم پر غمگین ہوتے۔ (شرح السنۃ للبغوی:286) اور تب ہی اس کا
اس کے بعد تو لوگ ویسے بھی خاموشی اختیار کر ہی لیتے ہیں۔

ے اسلام نے عورتوں کو کیا حقوق دیے ہیں؟ وضاحت کیجیے۔

جواب:

اسلام میں عورتوں کے حقوق

اسلام سے پہلے پوری دنیا اور بالخصوص عرب میں عورتوں پر ظلم و ستم اور غیر منصفانہ رویہ اختیار کیا جاتا تھا۔ انھیں ذلت
معاشرتی اذیت میں رکھا جاتا تھا، یہاں تک کہ بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ جس کا تذکرہ قرآن پاک میں اس طرح آیا
اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کے پیدا ہونے کی خبر ملتی تو اس کا منہ غم کے سبب کالا پڑ جاتا ہے اور وہ اندر ہی اندر گھٹنے لگتا
النحل آیت 58)

اس دور میں عورت اور بیٹی کے کسی بھی حق کو تسلیم کرنا تو دور انھیں زندگی کے حق سے بھی محروم رکھا جاتا تھا۔ اللہ رب العزت
والوں پر احسان کرتے ہوئے حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ
العالمین بنا کر بھیجا۔ جس نے ان کی آنکھوں سے اندھے پن اور جہالت کی پٹیاں اتار دیں اور انھیں سمجھایا کہ وہ عورتیں بھی
انسان ہیں اور انسانوں کی طرح تمام مخلوقات میں اشرف المخلوقات کا درجہ رکھتے ہیں۔ یہ ماں، بیٹی، بہن اور خاتون خانہ کی حیثیت
عزت و تکریم کی وجہ ہیں۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو نگہداشت اور انتظام کے معاملے میں عورتوں پر فوقیت دی ہے، مگر
عورتوں کی برابری کی تعلیم دیتا ہے۔

عورتوں کے حقوق اور ان کی اہمیت:

اسلام کے آنے کے ساتھ ہی خواتین کو نہ صرف ظلم و تشدد سے محفوظ قرار کیا بلکہ ان کی تعلیم و تربیت، شادی و غم، گھر اور اولاد، اعمال، وراثت اور ہر قسم کے حقوق متعین ہو گئے۔ جس کی تفصیل قرآن اور سنت نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ میں موجود ہے۔

عورتوں کے حقوق کے لیے قرآن مجید ہدایت کرتا ہے: ترجمہ: عورتوں کا حق مردوں پر ویسا ہی ہے جیسے دستور کے مطابق مردوں کا حق ہے۔" (سورۃ البقرہ آیت 228) اسلام عورتوں کو وہ تمام حقوق دیتا ہے جو ان کی فطرت مانگتی ہے۔ اسے عمر بھر اپنے والد، شوہر اور بچوں کی حفاظت میں رکھا گیا ہے۔ اگر وہ گھریلو اور خاندانی ذمہ داریوں کا خیال رکھتی ہے تو اس کی کفالت بھی ان افراد کی ذمہ داری ہے البتہ اسے ضرورت پڑنے پر اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرتے ہوئے کمانے اور کام کرنے کا حق حاصل ہے۔ گھریلو اور ضروریات کے علاوہ مختلف شعبوں میں ان کی رائے کو ترجیح حاصل ہوتی ہے۔

رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی سیرت طیبہ ہمیں عائلی (خاندانی) زندگی کے بارے میں سکھاتی ہے، گھر والوں سے اچھی بات کرنا، ان کی رائے اور نصیحت کو اہمیت دینا، گھر کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹانا، الفت کا اظہار کرنا، انھیں تعلیم و تربیت کے مواقع پر فراہم کرنا اور ان کی حاجت اور تکلیف میں شریک ہونا یہ سب کام اجر و ثواب کے ہیں۔ چنانچہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم میں سے وہ لوگ بہتر ہیں جو اپنے اہل و عیال کے لیے بہتر ہوں اور میں اپنے اہل و عیال کے لیے بہترین ہوں۔ (ترمذی: 3895)

مرد ہو یا عورت اس کو زبان، ہاتھ یا کسی بھی طرح سے ذہنی، جسمانی یا معاشرتی اذیتیں پہنچانا سخت گناہ ہے۔ اگر کسی کو ادب، اخلاق اور تربیت کی ضرورت ہو تو اسے مناسب گفتگو اور نرم رویے سے سمجھایا جائے۔ حضور کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے مردوں کو عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کی ہے، "میں تم سے عورتوں کے حسن سلوک کی تاکید کرتا ہوں۔" (صحیح بخاری: 3331) اسلام میں ہر عورت کی کفالت کی ذمہ داری اس کے سرپرستوں پر عائد ہوتی ہے اور اگر ان کا مال جائیداد ہو تب بھی وہ جائیداد کی وارث رہیں گی اور شریعت نے وراثت پر تاکید کرتے انھیں حصے دار بنایا ہے۔

تعلیم اور تربیت ہر مسلمان کا حق ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ ذاتی زندگی کے بہتر معیار اور گھر، بچوں کی دیکھ بھال اور تعلیم کے لیے دینی تعلیم مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کا بھی حق ہے۔ تاہم ہر علاقے اور محلے کی معاشرتی ضروریات کے مطابق خواتین کو صحت و تعلیم، علاج معالجہ، مالیاتی معاشرتی بہتری، ترقی کے لیے تعلیم و تربیت کے لیے تیار کرنا شریعت کے خلاف نہیں ہے اور ان تمام شعبوں میں عملی طور پر خواتین اپنی خدمات، تقریر، تحریر، تدریس اور تحقیق کی صورت میں کر سکتی ہیں۔ البتہ انھیں پاک دامنی، حیا اور رازداری پر پوری توجہ دینی ہوگی کیونکہ یہ چیزیں بھی ان کی ذمہ داریوں میں شامل ہیں۔

یوسفیز ماڈل پیپرز ۳

اسلامیات

کل نشانات: ۵۰

برائے گیارہویں جماعت

کل نشانات: ۱۰

حصہ "الف" (کثیر الانتخابی سوالات)

سوال نمبر ا: دیے ہوئے ممکنہ جوابات میں سے ہر ایک کے لئے درست جواب کا انتخاب کیجئے

(i) [illegible]

(ii) جہنم کا ایندھن ہوں گے:

(الف) کوئلہ (ب) لکڑی (ج) پتھر اور انسان ✓

(iii) قریش نے، حضور کریم ﷺ کو قید کرنے، شہید کرنے یا جلاوطن کرنے کا ارادہ اس موقع پر کیا تھا:

(الف) ہجرتِ حبشہ (ب) جنگِ بدر (ج) ہجرتِ مدینہ ✓

(iv) میانہ روی کے لیے عربی لفظ استعمال ہوتا ہے:

(الف) انصاف (ب) ایمان (ج) احسان (د) اقتصاد ✓

(v) موت کے بعد آنے والی زندگی کو کہا جاتا ہے:

(الف) دنیا (ب) جنت (ج) جہنم (د) آخرت ✓

(vi) روزے کو عربی میں کہا جاتا ہے:

(الف) الشہر (ب) الصوم ✓ (ج) القدر (د) القیام

(vii) صبر کے معنی ہیں:

(الف) آگے بڑھنا (ب) رکنا ✓ (ج) پیچھے ہٹنا (د) خاموش رہنا

(viii) حدیث کے مطابق "تم میں بہتر وہ ہیں جو گھر والوں کے لیے:

(الف) لالچی ہوتے ہیں" (ب) لاپرواہ ہیں" (ج) بہتر ہیں" ✓ (د) سچے ہیں"

(ix) شرک کی ضد ہے:

(الف) عقیدۂ توحید ✓

(ب) عقیدۂ آخرت

(ب) عقیدۂ رسالت

(د) عقیدۂ بعث بعد الموت

(x) حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کن کے مشہور شاگردوں میں سے تھے:

(الف) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

(ب) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ✓

(ب) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

(د) حضرت امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ مندرجہ ذیل قرآنی آیات احادیث میں سے کسی چار کا اردو، سندھی یا انگریزی میں ترجمہ کیجیے:

(i) وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ

[illegible]

(ii) وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

ترجمہ: اور اللہ اور اس کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کرے گی تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر سے کام لو کہ اللہ صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔

(iii) وَإِنْ يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

ترجمہ: اور اگر یہ لوگ تم سے دغا کرنا چاہیں گے تو یہ پہلے ہی اللہ سے دغا کر چکے ہیں تو اس نے ان کو تمہارے قبضے میں کر دیا۔ اور اللہ دانا ہے حکمت والا ہے۔

(iv) لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعاً لِمَا جِئْتُ بِهِ

ترجمہ: تم میں سے کوئی اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہشات میری شریعت کے تابع نہ ہو جائیں۔

(v) مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ

ترجمہ: جو میانہ روی اختیار کرے گا وہ کبھی محتاج نہیں ہو گا۔

(vi) الدِّينُ النَّصِيحَةُ قُلْنَا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لِلَّهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَعَامَّتِهِمْ

ترجمہ: دین خیر خواہی کا نام ہے۔ ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ خیر خواہی کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے حکمرانوں کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔

۳۔ مندرجہ ذیل میں سے چار جزوی سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔ تمام سوالات کے نشانات مساوی ہیں:

(i) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کس وجہ سے قرآن مجید کو قریش کے لہجے میں تیار کر کے پھیلایا؟

جواب: حضرت عثمان غنی کے دور میں جب اسلامی حکومت دور دراز کے ممالک میں پھیل گئی تو لوگوں میں قرأت کے لہجوں میں اختلافات شدید ہو گئے۔ ایک مرتبہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ آذربائیجان اور آرمینیا کے محاذ سے واپس آئے اور مدینہ شریف پہنچے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: اے امیر المومنین! امت کو اللہ کی کتاب کے بارے میں یہود و نصاریٰ جیسے اختلاف سے بچائیے۔ اس پر آپ نے خطبہ دیا اور اس کام اہمیت سے لوگوں کو آگاہ کیا، پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں جمع کردہ نسخے کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سے منگوا کر، حضرت زید بن ثابت، حضرت عبد اللہ بن زبیر، حضرت سعید بن العاص اور حضرت عبد الرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کے حوالے کیا۔ انھیں قرآن مجید لکھنے کا حکم دیا اور جہاں لہجوں میں اختلاف ہو وہاں قریش کا لہجہ اختیار کرنے کی [illegible] قرآن مجید اسی لہجے میں نازل ہوا۔

(ii) جنت میں مومنین، میوہ جات کے بارے میں کیا کہیں گے؟

جواب:
سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 25 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:
ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لیے نعمت کے باغ ہیں جن کے
ہیں جب انھیں ان میں سے کسی قسم کا میوہ کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہم کو پہلے دیا گیا تھا۔ اور ان
کے ہم شکل میوے دیئے جائیں گے اور وہاں ان کے لیے پاک بیویاں ہوں گی اور وہ بہشتوں میں ہمیشہ رہیں گے
اس آیت میں مومنین کے اعمال صالحہ کے اجر و ثواب کو بیان کیا گیا ہے۔ اور کفار کو عذاب کی دھمکی دینے کے بعد حضور
عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ کفار کے مقابلے میں وہ لوگ جنھوں نے قرآن مجید کو سچا مانا اور اچھے
عمل کیے۔ انھیں خوشخبری سنائیں کہ ایسے لوگوں کے باغات تیار کیے گئے ہیں جن میں نہریں بہتی ہوں گی، ان کو انواع و
دیے جائیں گے اور جب بھی وہ ان پھلوں کی ایک جیسی شکل و صورت دیکھیں گے تو کہیں گے کہ یہ تو پہلے بھی ملے تھے
ذائقے میں وہ مختلف ہیں۔

(iii) شیطان مشرکین کو کیا تسلی دے رہا تھا؟

جواب: سورۃ الانفال کی آیت نمبر 48 میں اللہ تعالیٰ غزوہ بدر میں شیطان اور مشرکین کا حال بیان فرماتے ہیں کہ
ترجمہ: "اور جب شیطان نے ان کے اعمال ان کو آراستہ کر دکھائے اور کہا کہ آج کے دن لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب نہ
تمہارا رفیق ہوں (لیکن) جب دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابل (صف آرا) ہوئیں تو پیٹھ پھیر کر چل دیا۔ اور کہنے لگا کہ
کے واسطے نہیں۔ میں تو ایسی چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے مجھے تو اللہ سے ڈر لگتا ہے۔ اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے
اس آیت مبارکہ کی روشنی میں وہ وقت دیکھنے کے لائق تھا جب شیطان مشرکوں کو ان کے کام اور جنگی تیاری بتا رہا تھا اور کہہ
رہا تھا کہ آج تمہاری اس عظیم فوج سے زیادہ طاقتور کوئی نہیں ہوگا میں بھی تمہارا ساتھی ہوں۔ پھر جب دونوں لشکر آمنے سامنے
مومنوں کے لیے آسمان سے فرشتوں کی فوجیں آنے لگیں تو شیطان اپنی ایڑیوں کے بل بھاگنے لگا اور مشرکوں سے کہنے لگا
سے بری ہوں۔ میں فرشتوں کے ایسے لشکر دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ مجھے اپنی جان کی
بھاگ کر اپنی جان بچا لو کیوں کہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

(iv) حدیث کے لغوی اور اصطلاحی معنی لکھیے۔

جواب:

حدیث کے معنی:
حدیث کے لغوی معنی خبر اور گفتگو کے ہیں۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔ اور حدیث کو "وحی غیر متلو"، "خبر"، "اثر" اور "سنت" بھی کہا جاتا ہے۔ جب کہ
عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آخر تک وہ لوگ جنھوں نے حدیثیں بیان کیں انھیں "راوی" اور اس طرح حدیث
کو روایت حدیث کہا جاتا ہے۔

(v) فرشتے، انسانوں سے کون کون سی صفات میں مختلف ہیں؟

جواب: فرشتے اللہ تعالیٰ کی خاص مخلوق ہیں جو کھانے پینے اور دیگر معاملات اور ضروریات سے بری ہیں جبکہ انسانوں کے لیے یہ انتہائی ضروری ہیں۔ اسی طرح سے اللہ نے انھیں نور سے پیدا کیا ہے جبکہ انسانوں کو مٹی سے۔ وہ اپنی اصل شکل میں پر رکھتے ہیں جبکہ انسانوں کے پر نہیں ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی صورت بدلنے کی طاقت دی ہے اور وہ انسانی صورت میں بھی ظاہر ہو سکتے ہیں جبکہ انسانوں یہ صلاحیت موجود نہیں ہوتی ہے۔

(vi) روزے کے معنی اور مفہوم بتائیے۔

جواب:

روزے کے معنی و مفہوم:

عربی زبان میں روزے کو 'الصوم' کہتے ہیں، جس کے لغوی معنی رکنے یا بچنے کے ہیں، اور شریعت میں صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جنسی خواہشات سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے پرہیز کرنے کے عمل کو 'روزہ' کہتے ہیں۔

(vii) اسلامی اخوت کے لغوی معنی اور مفہوم بیان کیجیے۔

جواب:

اسلامی اخوت کے معنی اور مفہوم:

لفظ 'اخوۃ' کے لغوی معنی ہیں: بھائی چارہ اور بھائی بننا۔ لفظ مواخات بھی انھی معنوں میں آتا ہے جس کا مطلب ہے ایک دوسرے کا بھائی بننا۔ اسلامی اخوت کے معنی ہیں کہ بلا تفریق رنگ، نسل، قوم، زبان، اور جنس کے صرف اسلام اور ایمان میں شریک ہونے کی وجہ سے اخوت اور بھائی چارے کو اپنانا اور ہر مسلمان کو اپنا بھائی سمجھ کر اس سے بھائی جیسا سلوک کرنا۔

(viii) حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کا نام کیا ہے اور اس کی کیا اہمیت ہے؟

جواب:

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کا نام اور اس کی اہمیت

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کی ایک کتاب لکھی جو مؤطا امام مالک کے نام سے مشہور ہے۔ مؤطا امام مالک حدیث کی ایک ابتدائی کتاب ہے۔ انھی کی وجہ سے مسلمانوں کا ایک طبقہ فقہ مالکی کہلاتا ہے جو اہل سنت کے ان چار مسالک میں سے ایک ہے جس کے پیروکار آج بھی بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ امام مالک فقہ اور حدیث میں اہل حجاز بلکہ پوری ملت اسلامیہ کے امام ہیں۔ آپ کی کتاب "الموطا" حدیث کے متداول اور معروف مجموعوں میں سب سے قدیم ترین مجموعہ ہے۔ مؤطا کے لفظی معنی ہے، وہ راستہ جس کو لوگوں نے پے در پے چل کر ہموار کر دیا ہو کہ بعد میں آنے والوں کے لیے اس پر چلنا آسان ہو گیا ہو۔ جمہور علماء نے موطا کو طبقات کتب حدیث میں طبقہ اولیٰ میں شمار کیا ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "ما علی ظهر الارض کتاب بعد کتاب الله اصح من کتاب مالک" کہ میں نے روئے زمین پر موطا امام مالک سے زیادہ کوئی صحیح کتاب (کتاب اللہ کے بعد) نہیں دیکھی۔ مؤطا کا ایک خاصہ یہ بھی ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں صرف صحیح احادیث کو ہی نقل کرنے کی سعی جمیل فرمائی ہے۔

حصہ "ج" (بیانیہ جواب کے سوالات) کل نشانات: ۲۰

نوٹ: اس حصہ سے کسی دو سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔ تمام سوالات کے نشانات مساوی ہیں۔

(i) قرآن مجید کے معجزات کی جدید سائنس کی روشنی میں وضاحت کریں۔

جواب:

قرآن مجید کے معجزے اور جدید سائنس:

قرآن مجید اپنے اعجاز، جامع انداز بیان اور حق کا پیغام ہونے کے اعتبار سے انسانوں کے لیے معجزہ ہے۔ قرآن مجید میں
کئی حقائق نہایت جامع اور واضح انداز میں بیان ہوئے ہیں جنہیں جدید دور کی تحقیق، تلاش اور ٹیکنالوجی کی مدد سے معلوم کیا

مرج البحرین والا معجزہ:

سمندری علم اور پانی پر تحقیق کرنے والے ماہرین نے معلوم کیا ہے کہ نمکین اور میٹھے پانی کا ایک دوسرے سے ملنے
دوسرے آپس میں ضم نہ ہونے کا (surface tension) سبب پانی کا سطحی تناؤ ہے۔ جس کی وجہ سے دریا اور سمندر
دوسرے سے نہیں ملتا۔ دونوں کے پانی اپنی اپنی کثافت کی وجہ سے جدا جدا بہتے ہیں: قرآن مجید اس بات کو یوں بیان کرتا
دریاؤں (کھارے اور میٹھے) کو رواں کیا جو آپس میں مل کر بہتے ہیں۔ ان دونوں کے بیچ (درمیان) میں ایک پردہ ہے وہ ایک
نہیں کرتے۔ (سورۃ الرحمٰن آیت: ۲۰-۱۹)

کائنات پھیلتی رہتی ہے:

بیسویں صدی کے شروع تک کائنات کے متعلق سائنس دانوں کا تصور تھا کہ کائنات ایک خاص بناوٹ رکھتی ہے اور ازل سے
لیکن ۱۹۲۹ء میں مشاہدے سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ ستارے اور کہکشائیں مسلسل ایک دوسرے سے دور ہو رہی ہیں سو یہ
مسلسل پھیلنے کی حقیقت کو ثابت کرتی ہے۔ جب قرآن مجید نے کئی سو سال پہلے یہ بات اس انداز سے بیان کر دی ہے۔ زمین
کو ہم نے (اپنی) قوت سے بنایا ہے اور بے شک ہم ہی (اس کو) وسعت دے رہے ہیں۔ (سورۃ الذاریات آیت: ۴۷)

انگلیوں کے پوروں کے نشانات (فنگر پرنٹ):

دنیا میں ہر انسان یہاں تک کہ جڑواں بچوں کی انگلیوں کے نشانات ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور قرآن کریم اس کی رہنمائی
ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے۔ ترجمہ: کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی بکھری ہوئی ہڈیاں جمع نہیں کر سکتے؟ ضرور کریں
ہم اس بات پر (بھی) قادر ہیں کہ اس کی (انگلیوں کے) پوروں کو درست کریں۔ (سورۃ القیامۃ آیت: ۳-۴)

۵۔ رسالت محمدی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ خصوصیات کیا ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب:

رسالت محمدی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ خصوصیات

حضور کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ خاتم النبیین ہیں اور آپ کی شریعت آخری شریعت ہے، قرآن
آخری کتاب ہے اور یہ امت محمدی آخری امت ہے۔ رسالت محمدی کی چند خصوصیات یہ ہیں:

آفاقیت:

ابتدائی دور کے انبیائے کرام علیہم السلام ایک خاص قوم، مخصوص علاقے یا ایک خاص مدت تک کے لیے بھیجے جاتے تھے
شریعت اسی زمانے کی قوم یا وقت تک محدود تھی، لیکن حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ تا قیامت
امت، ہر نسل اور ہر علاقے کے لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ ارشاد پاک ہے: ترجمہ: اے نبی کہہ دو کہ لوگو میں
کی طرف اس اللہ کا بھیجا ہوا ہوں جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے۔ (سورۃ الاعراف آیت 158)

ات

:
م صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت قیامت تک ہمیشہ رہنے والی ہے، اس سے پہلے جتنے انبیائے
رے، ان کی شریعت ان منسوخ ہو چکی ہے۔ ایک مومن کے لیے یہ ماننا لازمی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
حَابِهٖ وَسَلَّمَ کو آخری نبی بنا کر بھیجا ہے، ورنہ وہ شخص مومن نہیں رہے گا۔ ارشاد پاک ہے: ترجمہ: اور جو شخص اسلام کے
دین کا طالب ہو گا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہو گا۔ (سورۃ آل
ت نمبر 85)

:
ری صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ صرف نظریاتی اور فکری نہیں، بلکہ حضور کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
حَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر عمل کیا اور پھر اپنی امت کی رہنمائی کی۔ اس طرح خواہ وہ مالی
معاشی، سماجی ہو یا سیاسی زندگی ہو یا روحانی کیفیت، عبادات، امن اور جنگ، قرابت داری ہو یا صلۂ رحمی، مطلب یہ ہے کہ
تمام پہلوؤں کے متعلق آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عملی زندگی کی مثال ہمیں دی ہے: ارشاد
: بیشک اللہ کے رسول کی پیروی کرنا تمھارے لیے بہتر ہے۔ (سورۃ الاحزاب: 21)

:
نے تمام انبیائے کرام کو جن صفات سے نوازا تھا، حضور کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں ان تمام
جامعیت اور کمالیت کے ساتھ مجسم تھے۔ ان تمام خصوصیات اور خوبیوں کے ساتھ حضور کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ
بِهٖ وَسَلَّمَ تمام جہانوں کے لیے ہدایت کا پیغام لے کر آئے ہیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی
جامع، کامل اور تمام انسانوں اور جنوں کے لیے ہے۔
اہمیت بیان کیجیے۔

اہمیت:
قیم جسمانی اور مالی عبادت ہے، جس کے لیے بڑے اجر و ثواب کی بشارت ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے: وَلِلّٰهِ عَلَى النَّا
الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ترجمہ: اور لوگوں پر اللہ کا حق یعنی فرض ہے کہ جو اس گھر تک جانے کا مقدور رکھے وہ اس
ے۔ (سورۃ آل عمران آیت 97)
ان نے تمام آداب کے ساتھ حج ادا کیا تو اس کے لیے گناہوں سے پاک ہونے کا ثواب ہے۔ حضور کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
حَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ" ترجمہ: جس
ہ کی رضا کے لیے حج کیا اور نفسانی خواہشات کی باتوں سے پرہیز کیا اور کوئی گناہ نہیں کیا وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے والے
رح ہے۔ یعنی: وہ گناہوں سے پاک ہو گیا۔ (صحیح بخاری حدیث 1521)
کی طرف سے حج فرض ہے، جس میں انسانی جانی، مالی اور روحانی لحاظ سے تمام عبادات کی ادائی کا شرف حاصل کرتا ہے۔ اللہ
کے سامنے عاجزی کا اظہار کرتا ہے۔ حج میں تمام گورے اور کالے، عرب و عجم وغیرہ بلا تفریق بارگاہ الٰہی میں پکارتے ہیں، یہ عمل

بھی انسانی مساوات کا ثبوت ہے، دنیا بھر کے لوگ ایک دوسرے سے واقف ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے حالات
ہیں اور مختلف ممالک کی اشیاء کی تجارت، اسلامی اخوت اور بھائی چارہ، باہمی ہمدردی اور دکھ درد کا بھی علم ہوتا ہے۔

۷۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی اور خدمات پر تفصیلی نوٹ لکھیے۔

جواب:

ولادت اور حسب و نسب:

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نہایت بلند شان اور مرتبے والی شخصیت ہیں۔ انھیں تابعین ہونے کا شرف
اسلامی کے پہلے مدون بھی تھے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا پورا نام نعمان بن ثابت ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد فارس
آپ خود ابو حنیفہ کی کنیت استعمال کرتے تھے۔ آپ 80 ہجری بمطابق 699ء میں کوفہ، عراق میں ایک خوش
ہوئے۔ آپ کا خاندان تاجر تھا اور کپڑے کی تجارت میں مشہور تھا۔ کوفہ اس وقت علم کا مرکز تھا اور اس وقت بہت
اللہ عنہم حیات تھے۔

تعلیم و تربیت:

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بچپن ہی میں قرآن پاک حفظ کیا، جب کہ تجوید کا علم امام عاصم کوفی رحمۃ اللہ
اس کے بعد آپ تجارتی سرگرمیوں میں مصروف ہو گئے۔ ایک مرتبہ ان کی ملاقات ایک عظیم محدث امام عامر شعبی
ہوئی۔ جنھوں نے آپ کی مصروفیت پوچھی اور نصیحت کی۔ "میں آپ میں ذہانت اور وسیع بیدار ذہن دیکھتا ہوں۔ ان
ہے کہ آپ علم حاصل کریں اور علمائے کرام کی مجلس میں شامل ہوتے رہیں۔" حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
رحمۃ اللہ علیہ کی یہ نصیحت میرے دل کو لگی، میں نے بازار جانا ترک کر دیا اور اپنا وقت حصول علم صرف کرنے لگا
بہت نوازا۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تقریباً 18 سال تک امام حماد بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ علیہ سے فیض
یہاں تک کہ آپ کا شمار ان کے بڑے بڑے شاگردوں میں ہونے لگا۔ فقہ حنفی کا زیادہ مدار امام حماد بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ
علی ہے، جو حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، اور حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہم فقہ کے سب سے بڑے عالم
آپ نے سب سے پہلے کوفے میں علم حاصل کیا جو اس وقت ایک بڑا علمی مرکز تھا اور اس کے بعد حرمین شریفین
سے بھی علم حاصل کیا۔

اخلاق اور اوصاف:

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ علم، عمل اور اچھے اخلاق کے
ذہین اور قوی حافظہ والے، بردبار، فیاض، عبادت گزار اور نظم و ضبط کے ساتھ ساتھ صاحب تقویٰ اور حکمت
اللہ علیہ وسلم کی صلات کی وجہ سے منفرد مقام رکھتے ہیں۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی وجہ سے
شرف حاصل ہوا۔ آپ کو اجتہاد اور فتاویٰ لکھنے کا موقع عظیم متقین اور محدثین کے دور میں ملا۔ مشہور علمائے حدیث
سے روایت کی ہے۔ آپ کو امام ابو یوسف، امام محمد اور امام زفر رحمۃ اللہ علیہم جیسے عظیم طلبہ ملے نے حدیث اور فقہ
نصائح انہوں نے کیا۔ آپ کو تقریباً چار ہزار اساتذہ سے تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا۔

خدمات:

فقہ رحمۃ اللہ علیہ کے اجتہادی مسائل اور طریقے بارہ سو سال سے عالم اسلام میں پھیلے ہوئے ہیں اور کئی بڑے بڑے اسلامی قوانین اور مسائل آپ کے مسلک کے مطابق رائج ہیں۔ کوفے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لوگوں کو قرآن و تعلیم دیتے تھے۔ حضرت علقمہ بن قیس کوفی اور حضرت اسود بن یزید کوفی رضی اللہ عنہم آپ کے خاص شاگرد تھے۔ حضرت حضرت اسود بن یزید کی وفات کے بعد حضرت ابراہیم نخعی کوفی آپ کی مسند پر بیٹھے اور علم فقہ کو وسعت دی۔ انہیں فقیہ تب ملا۔ حضرت ابراہیم نخعی کے زمانے میں فقہ کا غیر مرتب شدہ مواد جمع کیا گیا تھا، جسے آپ کا خاص شاگرد حضرت حماد کوفی علیہ نے محفوظ کیا تھا، جو امام حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شاگردوں امام ابو یوسف، امام محمد بن حسن الشیبانی اور امام ب شکل میں دیا، جس سے انہوں نے باقاعدہ کتابوں کی شکل میں پیش کیا۔ یہ کتابیں آج بھی موجود ہیں۔ ان کے شاگردوں نے ب سے لی ہوئی احادیث کو "حدثنا" اور "اخبرنا" کے الفاظ سے تحریر کیا ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اس میراث کا نام "کتاب ہے۔ یہ پہلی کتاب ہے جس نے بات کے محدثین کے لیے فقہی درجہ بندی اور ترتیب کے رہنما اصول فراہم کیے ہیں۔ امام کے مشہور شاگرد امام محمد بن حسن الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتابیں 'المبسوط' "جامع صغیر" "جامع کبیر" "الزیادات" "السیر السیر کبیر' بھی فقہ حنفی کے اہم ماخذ ہیں۔ فقہ حنفی دنیا کے کئی ممالک بشمول ترکی، شام، لبنان، اردن، مصر، عراق، افغانستان، اور بنگلادیش وغیرہ میں رائج ہے۔

:

خلیفہ ابو جعفر منصور نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ملک کا قاضی القضاۃ بننے کو کہا۔ لیکن اپ نے انکار کر دیا اور خلیفہ نے اصرار بھی امام صاحب نے صاف انکار کر دیا اور قسم کھائی کہ وہ اس منصب کو سنبھال نہیں سکتے۔ اس انکار کی وجہ سے انہیں 146ھ کے قید کر دیا۔ لیکن جیل میں بھی آپ کی تعلیم جاری رہی اور حضرت امام محمد الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے محدث و فقیہ جیل میں بھی آپ م حاصل کرتے رہے۔ اپ کی وفات تقریباً 150 ہجری میں ہوئی۔ تقریباً 50،000 لوگوں نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی اور اپ کو کے خطران قبرستان میں سپرد خاک کیا۔ تدفین کے بعد بھی 20 دن تک اپ کی قبر کے قریب نماز جنازہ کا سلسلہ جاری رہا۔

یوسفیز ماڈل پیپرز ۴

اسلامیات

کل نشانات: ۵۰

پرانے گیارھویں جماعت

کل نشانات: ۱۰

حصہ "الف" (کثیر الانتخابی سوالات)

سوال نمبر ۱: دیے ہوئے ممکنہ جوابات میں سے ہر ایک کے لئے درست جواب کا انتخاب کیجئے (۱۰)

(i) وحی تحریر کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کہتے ہیں:

(الف) السابقون الاولون (ب) کاتبین وحی ✓ (ج) انصار (د) مہاجر

(ii) سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۲ کے مطابق قرآن مجید پرہیزگاروں کے لیے ہے:

(الف) رحمت (ب) برکت (ج) [illegible]

(iii) یوم الفرقان سے مراد ہے:

(الف) غزوۂ بدر کا دن ✓ (ب) غزوۂ احزاب کا دن (ج) صلح حدیبیہ

(iv) ظالم کی مدد کی جا سکتی ہے اس کو:

(الف) قید کرنے سے (ب) سزا دینے سے

(ج) ظلم معاف کرنے سے (د) ظلم سے روکنے

(v) نبوت لفظ کی معنی ہیں:

(الف) پیغام پہنچانا (ب) حکم کرنا (ج) انتخاب کرنا

(vi) لفظ 'حج' کے معنی ہیں:

(الف) احرام باندھنا (ب) طواف کرنا (ج) ارادہ کرنا ✓

(vii) حضور کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ معاملات حل فرماتے تھے:

(الف) عرفات میں (ب) مسجد قبا میں (ج) مسجد نبوی میں

(viii) حدیث کے مطابق مسلمان کے مسلمان پر حقوق میں سے ہے:

(الف) اہمیت نہیں دینا (ب) لاتعلقی کرنا

(ج) سلام کا جواب دینا ✓ (د) دوستی کرنا

(ix) عدل کے لیے قرآن مجید میں لفظ استعمال ہوا ہے:

(الف) میزان (ب) وسط (ج) قسط ✓

(x) حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی جنازہ نماز پڑھائی:

(الف) جابر بن حیان (ب) امام موسیٰ کاظم

(ج) امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (د) امام مالک رحمۃ اللہ

حصہ "ب" (مختصر جواب کے سوالات)

۲۔ مندرجہ ذیل قرآنی آیات احادیث میں سے کسی چار کا اردو، سندھی یا انگریزی میں ترجمہ

(i) وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ

ترجمہ: اور اس نے آدم کو سب چیزوں کے نام سکھائے پھر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے کیا اور فرمایا کہ اگر تم سچے ہو

(ii) إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ

ترجمہ: جب تم لوگ اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کر لی (اور فرمایا) کہ (تسلی رکھو) ہم ہزار فرشتوں کے ایک دوسرے کے پیچھے آتے جائیں گے تمہاری مدد کریں گے۔

(i) إِذْ يَقُولُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

ترجمہ: اس وقت منافق اور (کافر) جن کے دلوں میں مرض تھا کہتے تھے کہ ان لوگوں کو ان کے دین نے مغرور کر رکھا ہے۔ اور جو اللہ پر بھروسا رکھتا ہے، تو اللہ غالب ہے حکمت والا ہے۔

(ii) المسلمُ أخو المسلمِ، لا يَخونُه ولا يكذبُهُ ولا يَخذُلُه، كُلُّ المسلمِ على المسلمِ حَرامٌ؛ عِرضُهُ ومالُهُ ودَمُهُ، التَّقوىٰ هاهنا، بحسْبِ امرئٍ من الشرِّ أن يحقِرَ أخاهُ المسلمَ

ترجمہ: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس سے خیانت نہیں کرتا، اس سے جھوٹ نہیں بولتا اور اس کی تذلیل نہیں کرتا، ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت، مال اور جان حرام ہے۔ تقویٰ یہاں (دل میں) ہوتا ہے۔ آدمی کا برا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔

(v) مَنْ لم يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ والعَمَلَ بِهِ والجَهْلَ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وشَرَابَهُ

ترجمہ: جو شخص (روزہ کی حالت میں) جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا اور نافرمانی کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

(vi) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خِبٌّ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا بَخِيْلٌ

ترجمہ: دھوکے باز، احسان جتلانے والا اور کنجوس جنت میں نہیں جائیں گے۔

س۔ مندرجہ ذیل میں سے چار جزوی سوالات کے جوابات تحریر کیجئے۔ تمام سوالات کے نشانات مساوی ہیں:

(i) قرآن مجید کے لغوی اور اصطلاحی معنی کیا ہے۔

جواب:

قرآن مجید کے لغوی معنی

لفظ قرآن "قرأ" سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ہیں پڑھنا اس لحاظ سے لفظ 'قرآن' کے لفظی معنی ہیں پڑھنا یا وہ کتاب جو بار بار پڑھی جائے۔

قرآن مجید کے اصطلاحی معنی

اصطلاح میں کلام پاک کے عربی الفاظ جو اپنے حقیقی مفہوم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر نازل ہوئے اور ایک مصحف میں محفوظ کیے گئے ہوں "قرآن" کہلاتے ہیں۔

(ii) سورۃ البقرۃ کی آیت ۲۸ میں انسان کی دو اموات اور دو زندگیوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: سورۃ البقرۃ کی اس آیت میں جن دو اموات اور دو زندگیوں کا ذکر ہے اس میں پہلی موت سے مراد وہ جو دور سے
جب انسان موجود نہیں تھا تو اس کو پہلی زندگی بخشی یعنی اس دنیا میں پیدا فرمایا۔ جبکہ دوسری موت اور زندگی سے مراد وہ
انسان اپنی معین زندگی اس دنیا میں گزار کر عالم برزخ کی جانب روانہ ہو جائے گا اور پھر بروز محشر دوبارہ اللہ تعالیٰ انسان کو زندگی
کے یعنی قبروں سے اٹھا کر جمع فرمائیں گے۔

(iii) مومنوں کے لیے کون سی چیزیں آزمائش ہیں؟

جواب: سورۃ انفال کی آیت نمبر ۲۸ میں فرمایا گیا ہے کہ مال اور اولاد انسان کے لیے فتنہ ہیں، اور اس کے ساتھ یہ بھی کہا گیا
اولاد بھی مسلمانوں کے لیے آزمائش ہے، لہٰذا یہ دونوں چیزیں جہاد میں شامل ہونے میں رکاوٹ ہیں۔ اور جو لوگ تمہارے
خالص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی اطاعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے
بڑا اجر و ثواب تیار کر رکھا ہے۔

(iv) میانہ روی کا کیا مطلب ہے اور اس کے فوائد کیا ہیں؟

جواب: میانہ روی کا مطلب ہوتا ہے ہر چیز میں اعتدال۔ یعنی نا بہت زیادہ کنجوسی نا بہت زیادہ اسراف بلکہ ہر کام ضرورت کے مطابق
۔ حدیث مبارکہ میں میانہ روی کے بارے میں تاکید کی گئی ہے۔ انسان کو معاشی زندگی کا راز بتایا گیا ہے کہ جو شخص معاشی پریشانی
بچنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے اخراجات کو اعتدال میں رکھے اور اپنی آمدنی کو اس طرح استعمال کرے کہ اس کے اخراجات پورے
ہوں، اس میں نہ وہ بخل کرے اور نہ اسراف۔ اس لیے فرمایا کہ وہ شخص جو میانہ روی کی زندگی بسر کرے گا وہ کبھی محتاج نہیں ہوگا۔

(v) عقیدۂ آخرت کے انسانی زندگی پر کوئی بھی تین اثرات بیان کیجیے۔

جواب:

عقیدۂ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات

عقیدۂ آخرت انسانی کو ایک فرد کی حیثیت سے بہتر سے منظم کرتا ہے جس سے معاشرے میں اجتماعی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ یہ
درج ذیل ہیں:

بہتر انسان بننے اور بھلائی کی چاہ:

آخرت پر ایمان رکھنے والا شخص یہ یقین رکھتا ہے کہ اس کے اچھے یا برے تمام اعمال اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ ایک دن اس کو
سامنے حساب دینا ہے۔ اگر برائیوں سے بچتے ہوئے اچھے کام کرے گا تو اللہ کی خوشنودی اور جنت ملے گی اور اگر برائیاں بڑھ جائیں
کا غضب اور عذاب ملے گا۔

اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرنا:

آخرت پر یقین رکھنے والا شخص دنیا کے مال و دولت کو آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنانا چاہتا ہے، دنیا کو اس مال سے مزین کرنے کے
آخرت کو سنوارنا چاہتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کر کے آخرت میں اس کا اجر حاصل کر سکے۔

احساس ذمہ داری:

جو شخص آخرت پر یقین رکھتا ہے اسے اپنے رب کی طرف سے مقرر کردہ فرائض، ذمے داریوں اور احکامات کو پورا کرنے کا احساس
ہے۔

(vi) حج کے فوائد بیان کیجیے۔

جواب:

حج کے فوائد:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حج فرض ہے، جس میں انسانی جانی، مالی اور روحانی لحاظ سے تمام عبادات کی ادائیگی کا شرف حاصل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کا اظہار کرتا ہے۔ حج میں تمام گورے اور کالے، عرب و عجم وغیرہ بلا تفریق بارگاہ الٰہی میں پکارتے ہیں، یہ عمل انسانی مساوات کا ثبوت ہے، دنیا بھر کے لوگ ایک دوسرے سے واقف ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے حالات سے واقف ہوتے ہیں اور مختلف ممالک کی اشیاء کی تجارت، اسلامی اخوت اور بھائی چارہ، باہمی ہمدردی اور دکھ درد کا بھی علم ہوتا ہے۔

(vii) عورتوں کی کفالت کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: اسلام میں ہر عورت کی کفالت کی ذمہ داری اس کے سرپرستوں پر عائد ہوتی ہے اور اگر ان کا مال جائیداد ہو تب بھی وہ جائیداد کی وارث رہیں گی اور شریعت نے وراثت پر تاکید کرتے ہوئے انھیں حصے دار بنایا ہے۔

(viii) حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ مشہور اساتذہ کے نام تحریر کیجیے۔

جواب: حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جن اساتذہ اکرام سے علم حاصل کیا ان میں پہلا نام حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جبکہ دوسرا نام امام محمد بن حسن شیبانی کا ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں: "امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بعد میں امام محمد بن حسن شیبانی کو استاد مانتا ہوں"۔

حصہ "ج" (بیانیہ جواب کے سوالات) کل نشانات: ۲۰

نوٹ: اس حصہ سے کسی دو سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔ تمام سوالات کے نشانات مساوی ہیں۔

(i) جنگ بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومنوں کی خصوصی مدد کے متعلق تحریر کریں۔

جواب: جنگ بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومنین کی خصوصی مدد کے بارے سورۃ انفال کی آیات نمبر 9 سے 14 تک میں بیان کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ سورۃ انفال کی آیت نمبر 9 اور 10 میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: جب تم لوگ اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمھاری دعا قبول کر لی (اور فرمایا) کہ (تسلی رکھو) ہم ہزار فرشتوں سے ایک دوسرے کے پیچھے آتے جائیں گے تمھاری مدد کریں گے۔ (۹) اور اس مدد کو اللہ نے محض بشارت بنایا تھا کہ تمھارے دل میں اس سے اطمینان حاصل کریں۔ اور مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (۱۰)

ان آیات میں جنگ بدر میں سیدنا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی دعاؤں کی قبولیت کو بیان کیا گیا ہے۔ آیات 9-14 میں جنگ بدر کے موقعے پر پیش آنے والے حالات اور اللہ تعالیٰ کی مدد کی مختلف صورتیں بیان کی گئی ہیں۔ اللہ نے اس وقت کی قابل ذکر ہے جب آپ نے جنگ بدر کے موقعے پر اپنے رب سے اور فتح کی دعا مانگی تھی۔ پھر اس نے تمھاری دعا کو قبول فرمایا اور وحی بھیجی کہ میں ایک ہزار فرشتوں کی تعداد سے تمھاری مدد کروں گا جو یکے بعد دیگرے آئیں گے اور اللہ نے اس مدد کو صرف تمھیں خوش کرنے اور تمھارے دلوں کو اطمینان دینے کے لیے کیا، ورنہ فتح و نصرت تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے بیشک وہ حکمت والا ہے۔

اس کے بعد آیت نمبر 11 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ترجمہ: جب اس نے تمہاری تسکین کے لیے اپنی طرف سے تمہیں نیند (کی چادر) اوڑھادی اور تم پر آسمان سے پانی
سے (نہلا کر) پاک کردے۔ اور شیطانی نجاست کو تم سے دور کردے اور اس لیے بھی کہ تمہارے دلوں کو مضبوط
تمہارے پاؤں جمالے رکھے۔(۱۱)

اس آیت میں جنگ بدر میں مومنوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد (نیند، بارش اور ذہنی سکون) کو بیان کیا گیا ہے۔ گویا
اور خصوصی مدد کا ذکر کیا گیا ان میں یہ باتیں بھی شامل ہیں: خوف اور جنگ کے وقت امن و سکون دینے کے لئے
غنودگی طاری کیا تا کہ پریشانی دور ہو جائے اس حالت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے بیٹھے نیند سے کے غنودگی
جنگ میں آپ کو پانی کی تکلیف تھی اور آپ ریگستان کی طرف سے کھڑے تھے جہاں آپ کا چلنا مشکل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے
برسائی اور پانی کا انتظام کیا تا کہ آپ اس سے اپنی ضروریات پوری کریں نیز دیگر استعمال میں لائیں اور اس سے آپ
بھی حل ہو گیا کہ بارش سے ریت جم گئی اور جو تمہیں شیطانی وسوسے آرہے تھے کہ ہماری مدد ہو گی کہ نہیں؟ وہ بھی
دل مضبوط ہو گئے اور تمہارے دلوں میں سکون ہو گیا۔

۵۔ موت کے بعد اہم مراحل کون کون سے ہیں؟

جواب: موت کے فوراً بعد آخرت کا آغاز ہو جاتا ہے۔ مرنے اور دوبارہ زندہ ہونے کے درمیان کے وقت کو 'عالم برزخ'
قبر کے سوالات پوچھے جائیں گے اور پھر عذاب قبر یا راحت قبر کا وقت شروع ہو گا۔ جس دن پہلی مرتبہ صور پھونکا جائے
ہو جائے گی، اس کے بعد دوبارہ صور پھونکا جائے گا اور پھر تمام لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا، اسے بعث بعد الموت
کے بعد دوبارہ زندہ ہونا) کہتے ہیں۔ آخرت کی زندگی میں انسانی روح جسم میں دوبارہ داخل کر کے اسے زندہ کیا جائے گا
کے میدان میں جمع ہوں گے۔ پھر سب لوگ حساب کے لیے کھڑے ہوں گے، اسی لیے اسے قیامت کہتے ہیں۔ تمام لوگ
اعمال کا حساب پورا کرنے کے بعد یا تو جنت کے حقدار ہوں گے اور وہیں ہمیشہ رہیں گے یا جہنم میں جائیں گے پھر گناہوں
بخشنے کے بعد جنت کے حقدار ہوں گے، البتہ مشرکین اور منافقین ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

مرنے کے فوراً بعد جب قبر میں مردہ کو دفنا دیا جاتا ہے تو دو فرشتے قبر میں آتے ہیں جن میں سے ایک کا نام منکر جب کہ
ہے یہ فرشتے مردے سے سوال جواب کرتے ہیں اگر وہ مومن ہوتا ہے تو اس کی قبر کو کشادہ کر دیتے ہیں جبکہ کافر اور مشرک
ہو جائے گی یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ادھر ادھر ہو جائیں گی اور اسے قیامت تک مسلسل عذاب دیا جاتا رہے گا۔
اس کے بعد کا مرحلہ روز محشر کا ہو گا جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمام انسانوں کو حشر کے میدان میں جمع کیا جائے گا۔ اور
اعمال کا صلہ دیا جائے گا۔ جو لوگ نیک ہوں گے ان کو نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور وہ جنت میں جائیں گے جبکہ
ہوں گے ان کو نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور وہ دوزخ میں بھیج دیے جائیں گے۔

۶۔ حضور کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ بحیثیت رحمۃ اللعالمین ہونے پر نوٹ لکھیے۔

جواب:

رحمۃ اللعالمین

لفظ 'رحمت' کے لغوی معنی رحم، شفقت اور مہر کے ہیں۔ 'العالمین' عالم کی جمع ہے جس کے معنی تمام جہان ہیں۔ رحمۃ
مطلب ہے حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی طرف سے دنیا کی کسی مخلوق کو تکلیف نہ پہنچائی بلکہ ان کے جان و مال کی پاسداری فرمائی اور

زیادتی کرنے کا موقعہ نہ ملے۔ مخلوقات میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے آخری نبی سیدنا حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ہیں۔ جن کے لیے قرآن مجید فرماتا ہے: وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔ ترجمہ: ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ (سورۃ الانبیائے آیت:10)

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نہ صرف اپنے اور قریبی لوگوں کے لیے رحمت تھے، بلکہ آپ کی رحمت سے سب بہرہ ور ہوتے تھے۔ حضور کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی رحمت عام تو تھی ہی لیکن بچے، یتیم، غریب، بوڑھے، عام لوگ اور جانور وغیرہ پر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی رحمت بہت

شفقت اور رحمت:

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ بچوں سے بے پناہ شفقت، پیار اور محبت فرماتے تھے اور اپنی گود میں بٹھا کر تھے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کہ نواسے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی پیٹھ مبارک پر سوار ہو جاتے تھے لیکن آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے کبھی بھی انھیں نہیں روکا اور انھیں اپنے مبارک کندھوں پر اٹھائے پھرتے تھے، یہاں تک کہ دوران نماز حضور کریمین آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے کندھوں پر بیٹھ جاتے تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ انھیں نہیں اتارتے تھے

کے لیے رحمت:

پہلے پوری دنیا اور بالخصوص عرب کی عورتیں بہت زیادہ مظلوم تھیں۔ انھیں مال و دولت سمجھا جاتا تھا۔ ان کے رشتہ دار ان کی اس قدر بے عزتی کرتے تھے کہ کبھی کبھی انہیں زندہ دفن کر دیتے تھے اور انھیں معاشرے میں بہت ادنیٰ درجہ دیا جاتا تھا۔ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے جب اسلام کا پیغام لائے تو ہر عورت کو ماں، بیوی، بہن، اور بیٹی کا درجہ دیا حقوق کا تعین کیا انھیں اپنے شوہر، بھائی، باپ اور اولاد کے لیے باعث عزت بنایا اور ان کی حفاظت اور کفالت کی ذمہ داری دی اور انھیں مال و جائیداد رکھنے اور باوقار زندگی گزارنے کا موقع دیا گیا۔ وہ اپنے والدین کی وراثت میں حصہ لیں گی اور ان کے وارث بن جائیں گے۔ سیدنا حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اور غیر مسلم خواتین کی بے حد عزت و تکریم کرتے تھے ایسے معاشرے میں جہاں بیٹی پیدا ہونے کو عار سمجھا جاتا تھا، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اپنی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کا کھڑے ہو کر استقبال کیا کرتے تھے۔ آپ تو غیر مسلم بھی اپنی چادر ڈال کر ان کا احترام کرتے تھے۔

کے لیے رحمت:

کنیزوں کا رواج زمانہ قدیم سے پوری دنیا میں رائج تھا جن پر انتہائی ظلم و زیادتی کی جاتی تھی۔ حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نہیں اپنی زندگی مبارک میں غلاموں اور کنیزوں کو باوقار اور خود مختار زندگی گزارنے کے حقوق کی بنیاد بنایا اس کی تاکید فرمائی۔ آپ نے غلام یا کنیز کے آزاد کرنے کو عبادت قرار دیا تاکہ زیادہ سے زیادہ غلام آزاد ہو سکیں۔ انھیں کھانے پینے اور اچھی تعلیم و تربیت کی تلقین فرمائی، یہی وجہ تھی کہ آپ کی شفقت و محبت کے نتیجے میں حضرت زید بن حارثہ نے اپنی آزادی کو قربان کر دیا اور سیدنا حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

کی غلامی پر فخر محسوس کیا اور اپنے والدین کے ساتھ واپس جانے سے انکار کر کے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى
خدمت میں رہنے کو ترجیح دی۔

یتیموں اور مسکینوں کے لیے رحمت:

یتیم ہر وہ بچہ ہے جو نابالغ ہو اور جس کا باپ فوت ہو جائے۔ جب کہ مسکین سے مراد وہ شخص ہے جو غریب
حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ معاشرے کے کمزور اور نادار لوگوں کو بھرپور توجہ
ہر ممکن طریقے سے ان کی مدد کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ ان میں غریب اور یتیم بھی شامل ہیں۔ قرآن
یتیموں اور مسکینوں کا ایک ساتھ ذکر آیا ہے۔ یتیم اور مسکین بھی زکوٰۃ کے مصارف میں شامل ہیں۔ ایک
وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں سوالی بن کر آیا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ
کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ اس نے کہا جناب! ایک پیالہ ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے بھیج دو اور کلہاڑی خرید لو۔
وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے دست مبارک سے اس کلہاڑی میں ایک دستہ لگا کر اسے فرمایا: تم
انھیں بیچ کر اپنا پیٹ پالو، یہ لوگوں کے سامنے سوال کرنے سے بہتر ہے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ
یتیموں کے بارے میں فرمایا: "انا وکافل الیتیم فی الجنۃ کھاتین" ترجمہ: میں اور یتیم بچے کی پرورش کرنے والا
(درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی) کی طرح اکٹھے ہوں گے۔

بوڑھے اور عام انسانوں کے لیے رحمت:

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے اعلان نبوت سے پہلے عام لوگوں کا احترام بالکل نہیں
کسی کو قتل کرنا ان کے لیے بہت آسان تھا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ہر
ہوس کی حفاظت اور عزت کا حق دیا۔ رشتے داروں، عزیز و اقارب، عورتوں، مردوں، بچوں اور کمزوروں کے
کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو ہمارے بڑوں اور بزرگوں کا احترام نہیں کرتا
رحم نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (سنن ابی داؤد: 4943) اسی طرح آپ کا فرمان مبارک ہے: کسی مومن
اور اس سے لڑنا کفر ہے۔ (صحیح البخاری: 48)

جانوروں کے لیے رحمت:

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: ترجمہ: اور زمین میں جو چلنے پھرنے والا حیوان یا اپنے پروں سے اڑنے والا
لوگوں کی طرح جماعتیں ہیں۔ (سورۃ الانعام آیت نمبر 38)
اس سے معلوم ہوا کہ زمین پر چلنے پھرنے والے جانوروں اور پرندوں کو زمین پر رہنے کا اتنا ہی حق ہے جتنا انسانوں کا
نے یہ تمام چیزیں انسانوں کے فائدے کے لیے پیدا کی ہیں، اس لیے ضرورت کے وقت ان سے خوراک، سواری
ضروریات کے لیے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے، لیکن ان کی حق تلفی اور انھیں نقصان سے بچانے کے لیے پورا انتظام کر
پھول، پھل، پودے، درخت اور پودے نہ صرف اس زمین کی زینت ہیں بلکہ انسانوں کی زندگی بھی ان سے وابستہ ہے
اللہ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے غیر آباد زمین کو آباد کرنے، درختوں اور فصلوں کو بڑھانے کی ترغیب
کو صدقہ جاریہ شمار فرمایا ہے۔ جو شخص پھل والے درخت یا اناج لگاتا ہے اور اس میں سے کوئی پرندہ یا جانور یا انسان
کے لیے ثواب لکھا جائے گا۔

ے عدل اور انصاف کی اقسام بیان کیجیے۔

جواب:

عدل وانصاف کی اقسام:

عدل اور انصاف ایک ہی چیز ہے، البتہ اس کا تعلق روز مرہ زندگی میں بہت سی چیزوں سے ہے، اس لیے اس کی کئی قسمیں یا حصے ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

معاشرتی عدل:

معاشرے میں رہتے ہوئے، گھر والوں کے ساتھ تعلقات اور ذمہ داریوں میں، گفتار اور گفتگو، کھانے پینے، چلنے پھرنے اور رویے میں اعتدال اور وسط اختیار کرنا بھی عدل ہے۔

تجارتی عدل:

تجارت اور لین دین میں اچھی چیزیں دینا، گاہک کو بری اور ہلکی چیزوں سے آگاہ کرنا، ناپ اور تول پوری دینا، جھوٹی قسمیں نہ لینا، نقلی اور جعلی مصنوعات کی فروخت سے بچنا، سامنے والے سے مناسب الفاظ میں گفتگو کرنا عدل اور انصاف کا تقاضا ہے۔ عہدہ، ذمہ داری یا ملازمت جس طریقے سے آپ کی ذمہ داری ہے اس طریقے سے ادا کرنا بھی عدل ہے۔

قانونی عدل:

جب کسی کا فیصلہ کرنا ہو یا سنوائی کی جائے تو عدل و انصاف کو سامنے رکھا جائے۔ قرآن کریم فرماتا ہے: ترجمہ: جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو۔ (سورۃ النساء آیت 58) سزا کے نفاذ میں عدل وانصاف ہونا چاہیے۔ قانون امیر اور غریب کے لیے یکساں ہونا چاہیے۔

سیاسی عدل:

جو کوئی سیاسی عہدے پر قابض ہو یا حکومت کی ذمہ داری ہو، تو اپنے ماتحتوں کو ان کی بنیادی حقوق کی ادائیگی میں عدل وانصاف کو اپنائے اور جہاں جس کا جتنا حق ہو، وہاں اسے اس طریقے سے انجام دینا بھی عدل وانصاف میں شامل ہے۔

معاشی عدل:

معیشت اور اقتصادیات میں ہر فرد پر خاندان، گاؤں، شہر، ضلع اور صوبے کے کچھ مشترکہ حقوق اور ذمہ داریاں ہیں۔ جیسا کہ حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا: "میں ظلم کی تقسیم کا گواہ نہیں بنوں گا۔" (صحیح مسلم: 1623)۔ جب اپنی دوسری اولاد کو چھوڑ کر وہ صحابی اپنی جائیداد صرف ایک کو دینا چاہتے تھے۔

یوسفیز ماڈل پیپرز ۵

اسلامیات

وقت: 2 گھنٹے — کل نشانات: 50

برائے گیارہویں جماعت

کل نشانات: 10

حصہ "الف" (کثیر الانتخابی سوالات)

سوال نمبر 1: دیے ہوئے ممکنہ جوابات میں سے ہر ایک کے لئے درست جواب کا انتخاب کیجیے (10)

(i) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں قرآن مجید کو جمع کرنے کی ذمے داری دی گئی:

(الف) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (ب) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو

(ج) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ✓ (د) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو

(ii) 'بقرہ' لفظ کی معنی ہیں:

(الف) بھینس (ب) بکری (ج) بھیڑ (د) گائے ✓

(iii) 'فِتْنَةٌ' سے مراد ہے:

(الف) آزمائش ✓ (ب) عذاب (ج) جنگ (د) موت

(iv) اثر اور سنت ہم معنی الفاظ ہیں:

(الف) قرآن کی (ب) الہام (ج) وحی کے (د) حدیث کے ✓

(v) شراکت اور حصے داری کے لیے لفظ استعمال ہوتا ہے:

(الف) شرک ✓ (ب) نفاق (ج) فسق (د) کفر

(vi) زکوٰۃ کے مصارف ہیں:

(الف) ۷ (ب) ۸ ✓ (ج) ۹ (د) ۱۰

(vii) غلاموں کی آزاد کرنے کا رواج پڑا:

(الف) سیدنا حضور کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے دور میں ✓

(ب) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں

(ج) دور نبوت سے قبل (د) تابعین کے دور میں

(viii) "اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور فرقے فرقے نہ ہو جانا۔" فرمان ہے:

(الف) قرآن مجید میں ✓ (ب) حدیث مبارک میں (ج) فقہ میں (د) تاریخ میں

(ix) سورۃ المائدہ کی آیت ۸ کے مطابق عدل زیادہ نزدیک ہے:

(الف) پرہیزگاری کے ✓ (ب) سچ کے (ج) سخاوت کے (د) صبر کے

(x) حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے:

(الف) کتاب الام (ب) الموطا (ج) المسند ✓ (د) کتاب الآثار

کل نشانات:

حصہ "ب" (مختصر جواب کے سوالات)

۲۔ مندرجہ ذیل قرآنی آیات احادیث میں سے کسی چار کا اردو، سندھی یا انگریزی میں ترجمہ کیجئے:

(ا) يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

ترجمہ: لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے کے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم اس کے عذاب سے بچو۔

(ب) وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ

ترجمہ: اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے اور یہ کہ اللہ کے پاس (نیکیوں کا) بڑا ثواب ہے۔

(ج) وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

ترجمہ: اور ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دی۔ اور اگر تم دنیا بھر کی دولت خرچ کرتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت پیدا نہ کر سکتے۔ اللہ نے ان میں الفت ڈال دی بیشک وہ زبردست ہے حکمت والا ہے۔

(د) إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى

ترجمہ: بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی۔

(ہ) إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ

ترجمہ: مجھے حسن اخلاق کو کمال تک پہنچانے کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔

(و) أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ

ترجمہ: بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی مزاج پرسی کرو اور قیدی کو (کافروں کی) قید سے آزاد کراؤ۔

مندرجہ ذیل میں سے چار جزوی سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔ تمام سوالات کے نشانات مساوی ہیں:

(ا) عہد صدیقی میں قرآن مجید کو جمع کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

جواب: جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب سے زبردست مقابلہ ہوا جس کے نتیجے میں سیکڑوں قرآن مجید کے حافظ اور قاری شہید ہو گئے۔ اس نقصان کے پیش نظر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشترکہ مشورے سے مختلف تحریروں سے قرآن جمع کر کے ایک مصحف میں مرتب کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور اس عظیم اور بابرکت کام کے لیے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی رائے میں چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کمیٹی بنائی گئی جس میں کچھ مہاجرین اور کچھ انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شامل تھے۔

(ب) منافقین، مومنوں کا مذاق کیوں اڑاتے تھے؟

جواب: سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 13 اور 14 میں اللہ تعالیٰ منافقین کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

ترجمہ: اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اور لوگ ایمان لے آئے تم بھی ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں بھلا جس طرح بیوقوف ایمان لے آئے ہیں اسی طرح ہم بھی ایمان لے آئیں؟ سن لو کہ یہی بیوقوف ہیں لیکن نہیں جانتے۔ (۱۳) اور یہ لوگ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے شیطانوں میں جاتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور مسلمانوں سے تو ہم ہنسی کیا کرتے ہیں۔ (۱۴)

ان آیات میں منافقین کا نفاق یعنی مومنوں کو بیوقوف سمجھنا، سچ بولنے کو حماقت اور نفاق کو عقل مندی سمجھنا بیان کیا گیا ہے اور منافقوں کا نفاق یعنی سچ بولنے والوں کو حقارت سے دیکھنا اور ان کا مذاق اڑانے کو بیان کیا گیا ہے۔ منافقین، اکثر، یہودیوں میں سے تھے اور وہ سیدنا

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو نہیں مانتے تھے کیوں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی
بنی اسرائیل سے نہیں تھے۔ جب ان سے کہا گیا کہ لوگ ایمان لا کر دونوں جہانوں کی کامیابی حاصل کر رہے ہیں
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور قرآن مجید پر ایمان لاؤ اور اسلام قبول کرو، تو کہنے لگے کہ یہ بیوقوف
ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے بارے میں فرمایا کہ ایمان لانے والے جاہل نہیں بلکہ منافق خود بے وقوف ہیں
جانتے۔

(iii) معاہدوں میں خیانت کرنے والوں کے لیے کیا ہدایت ہیں؟

جواب: سورۃ انفال کی آیات نمبر ۵۷ اور ۵۸ میں کافروں کی وعدہ خلافی اور خیانت کرنے کے بارے میں بیان کی گئی
کے یہودیوں کی طرف اشارہ کرتی ہیں جن کے ساتھ سید نا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ
وہ آپس میں جنگ نہیں کریں گے لیکن انہوں نے اس معاہدے کو توڑا اور مشرکین کی مدد کی اور معاہدہ توڑ دیا۔ اللہ
والی تمام مخلوقات میں بدترین یہ کافر ہیں اس لیے وہ ایمان نہیں لائے گے۔ یہ وہی ہیں جن کے ساتھ تم نے صلح
انہوں نے ہر بار معاہدے توڑ دیے اور انھیں کوئی خوف نہیں ہوا۔ لہٰذا اگر وہ آپ جنگ میں مل جائیں تو انھیں بھی
نشان عبرت بنا لو تاکہ دوسروں کو ان کی نصیحت ملے، اور اگر تمھیں کسی قوم کی طرف سے معاہدے توڑنے اور خیانت
ان کو صاف پیغام بھیج دو کہ آج کے بعد تم سے کوئی معاہدہ نہیں ہے کیوں کہ انھیں معاہدہ توڑنے کی اطلاع دے دو
خیانت ہے۔ اور اللہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو خیانت کریں۔

(iv) سنت کا مفہوم بیان کیجیے۔

جواب:

سنت کا مفہوم:

'سنت' کے لغوی معنی 'عادت'، 'طریقہ' اور 'راستہ' ہیں۔ اصطلاح میں حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
زندگی گزارنے کی ہر وہ ادا جو کسی قول، فعل، تقریر یا صفت کی صورت میں ہو، جس سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ
وَسَلَّمَ کی زندگی گزارنے کے عمل اور انداز کا علم ملے، اسے 'سنت' کہا جاتا ہے۔ اس سنت کو قرآن کریم نے اسوہ
ہے۔

(v) انسانی زندگی پر عقیدہ توحید کے اثرات میں سے کسی بھی تین اثرات کی وضاحت کیجیے۔

جواب:

انسانی زندگی پر عقیدہ توحید کے اثرات

(1) توحید کے عقیدے سے انسان میں اللہ تعالیٰ کی محبت، تقویٰ، خوفِ خدا پیدا ہوتا ہے۔
(2) توحید کے عقیدے سے انسان میں صبر اور اللہ پر توکل جیسی صفات پیدا ہوتی ہیں اور وہ ہر قسم کے خوف
ہے۔
(3) عقیدہ توحید کی وجہ سے انسان ناامیدی اور ناشکرے پن سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔

(vi) زکوٰۃ کے کوئی بھی پانچ فائدے تحریر کیجیے۔

جواب:

ں میراث
ں کا فائدہ ہے
جس کے بہت سے فائدے ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں: "سرمایہ دارانہ نظام میں جہاں سود اور غیر شرعی حدود
ں کی آتی ہے اور لوگوں کی معاشی حالت بہتر ہوتی ہے" صاحب زکوٰۃ لوگ زکوٰۃ ادائیگی کے بعد زیادہ سرمایہ کاری کرتے
ں میں مستحکم ہوتی ہے۔ بھاری صنعتی ٹیکسوں کے مقابلے میں، امیر لوگ خوشی اور ایمانداری سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔
ں کی معیشت
ں سے ایک طرف معاشرے کے غریبوں کی مدد ہوتی ہے اور وہ بے صبری، معاشرتی برائیوں، بھوک اور افلاس سے بچ کر
ں دوسری طرف امیر لوگوں کی دولت کے حصول کی خواہش کم ہو جاتی ہے۔
ں شکر ادا کرتے ہیں

اسلام سے پہلے عورتوں کی کیا حیثیت تھی؟

اسلام سے پہلے عورتیں بہت زیادہ مظلوم تھیں۔ انھیں مال و دولت سمجھا جاتا تھا۔ ان کے رشتہ
اسلام سے پہلے پوری دنیا اور بالخصوص عرب کی عورتوں کو معاشرے میں بہت
ں پیدائش پر اس قدر ناراض ہوتے تھے کہ کبھی کبھی انہیں زندہ دفن کر دیتے تھے۔ اسلام سے پہلے عورتوں کو
ر دیا جاتا تھا۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے دین کی کیا خدمت کی؟

حضرت امام احمد بن حنبل نے دین کی بے مثال خدمت کی۔ کئی سفروں اور حافظے کے کمال کی وجہ سے آپ کو دس لاکھ احادیث یاد
حضرت امام احمد بن حنبل لکھ لیتے تھے اور روایت کرتے وقت دلائل دیکھ کر روایت کرتے تھے۔ آپ کی یہ احتیاط سیدنا حضرت
لیکن اس کے باوجود احادیث
رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی حدیث کو غلطی سے پاک رکھنے کے لیے تھی۔
ں فقہ اور فتویٰ کا بھی مطالعہ کیا لیکن آپ نے حدیث پر بہت زیادہ توجہ دی اور اپنی زندگی اسی کے لیے وقف کر دی۔

کل نشانات: ۲۰

حصہ "ج" (بیانیہ جواب کے سوالات)

ں اس حصہ سے کسی دو سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔ تمام سوالات کے نشانات مساوی ہیں۔

ں غنیمت کی تقسیم کا اختیار کس کو ہے اور اس کا طریقہ کار کیا ہے؟

ب:

غنیمت کی تقسیم کا اختیار

انفال کی آیت نمبر ایک کے مطابق مال غنیمت کی تقسیم کا اختیار اللہ اور اس کے رسول کے پاس ہے۔ اس آیت میں مال کی تقسیم کا
ں کو بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اے پیغمبر! وہ آپ سے مال غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ انھیں بتائیں کہ مال
ت کی تقسیم کا اختیار اللہ اور اس کے رسول کے پاس ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے ڈرو اور آپس میں امن و سلامتی کے ساتھ زندگی
ر اور اگر تم اپنے ایمان میں سچے ہو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ
صحابہ وسلم کے احکام کی اطاعت کرو"۔

غنیمت کی تقسیم کا طریقہ کار:

انفال کی آیت نمبر 41 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:
جو کچھ لوٹ کر جو مال غنیمت تم (کفار سے) لوٹ لاؤ اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کا اور اس کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى
آلہ وصحابہ وسلم کا اور اہل قرابت اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے۔ اگر تم اللہ پر اور اس نصرت پر ایمان رکھتے ہو

جو (حق و باطل میں) فرق کرنے کے دن (یعنی جنگ بدر میں) جس دن دونوں لشکروں میں مڈبھیڑ ہو گئی ہم نے
اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم) پر نازل فرمائی۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔
اس آیت میں مال غنیمت خرچ کرنے کی جگہیں بیان کی گئی ہیں۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ: سورۃ الانفال کے شروع
بارے میں سوال کے جواب میں کہا گیا کہ مال غنیمت کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اختیار حاصل ہے۔ جیسے ہو
وضاحت یہاں کی گئی ہے۔ اے مسلمانو! جان لو کہ مال غنیمت میں سے جو کچھ ملے گا وہ پانچ حصوں میں تقسیم ہو گا
تقسیم ہوں گے اور پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ پانچواں حصہ کے پانچ حصے کیے جائیں گے۔ ا
۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے لیے
۲۔ ان کے قریبی رشتے داروں کے لیے
۳۔ ان یتیموں کے لیے جن کے والدین بچپن میں فوت ہو گئے ہوں
۴۔ ضرورت مندوں کے لیے جو غریب اور نادار ہیں
۵۔ مسافروں کے لیے جن کے سفر کے دوران اخراجات ختم ہو گئے ہوں۔

۵۔ الہامی کتابوں پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب:

آسمانی یا الہامی کتابوں پر ایمان:

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لیے بے شمار انبیائے کرام علیہم السلام بھیجے، جنھوں نے لوگوں کو اللہ واحد کا
انبیائے علیہم السلام نے لوگوں کو رب کائنات کے پیغام کی طرف بلایا اور ان انبیاء نے اپنی اپنی امت کی اخلاقی تربیت کی
الہامی کتابیں اور صحیفے نازل کیے جن میں اس ذات باری کو پہچاننے اور اس پر پختہ یقین رکھنے، انبیاء کی اطاعت لوگوں کے
احسان کرنے اور ہر قسم کی نافرمانی سے بچنے کی ہدایت شامل تھیں۔ الہامی کتابوں پر ایمان اسلام کے بنیادی عقائد میں سے
ی کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ تمام الہامی کتابیں اور صحیفے برحق اور سچے
پیغمبر حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل کی ہوئی
کریم کے اور پچھلی تمام کتابیں منسوخ ہو چکی ہیں۔ اب قیامت تک ایمان لانے اور عمل کرنے کے لیے ہدایت کی واحد
ی ہے۔

الہامی کتابوں پر ایمان لانا: مشہور ترین چار کتابیں درج ذیل ہیں:

1۔ توریت: یہ کتاب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی جس میں اسرائیل کے لیے مختلف احکام بیان کیے گئے۔
2۔ زبور: یہ کتاب حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ساتھ ساتھ اس قوم کے لیے لائحہ عمل
3۔ انجیل: یہ کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی جس میں آپ کی امت کی رہنمائی کے لیے مختلف احکامات تھے
لوگوں نے اس کے حقیقی عقائد کو بدل دیا۔
4۔ قرآن کریم: یہ کتاب حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ
تیئس سال کے عرصے میں نازل ہوئی۔ اس کتاب میں اسلام کے بنیادی عقائد، عبادات، اخلاق و سیرت نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ، سابقہ انبیائے کرام اور ان کی امتوں سے متعلق مختصر واقعات، شرعی احکامات اور آخرت کا

ان الہامی کتابوں کے علاوہ بعض انبیاء پر صحیفوں کی صورت میں چھوٹی چھوٹی کتابیں نازل ہوئیں جن میں حضرت آدم، حضرت ادریس، حضرت موسیٰ علیہم السلام کے صحیفے شامل ہیں۔

۶۔ صبر کے اقسام کی وضاحت کیجیے۔

جواب:

صبر کے اقسام

صبر کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں

۱۔ اَلصَّبْرُ عَنْ مَعَاصِی اللّٰہِ:

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا۔ اس سے مراد وہ صبر ہے جو انسان اپنی خواہشات پر کرتا ہے۔ یعنی ان چیزوں کو اپنی خواہش کے باوجود چھوڑ دے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ مثال کے طور پر شراب پینا یا نشہ کرنے یا حرام گوشت کھانے کی خواہش ہو لیکن اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے کے خاطر وہ اپنی خواہش قربان کر دے تو صورت کو اَلصَّبْرُ عَنْ مَعَاصِی اللّٰہِ کہیں گے۔

۲۔ اَلصَّبْرُ عَلَی الطَّاعَۃِ:

اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مضبوطی سے قائم اور ثابت قدم رہنا، جسے استقامت بھی کہتے ہیں۔ یعنی اگر کوئی انسان کوئی نیک کام کرتا ہے اور اس کام کو انجام دینے میں بہت سی پریشانیاں پیش آتی ہیں لیکن ان سب کے باوجود بھی وہ نیکی یا اللہ کا راستہ نہیں چھوڑتا بلکہ خندہ پیشانی سے تمام مصائب کا سامنا کرتے ہوئے ثابت قدم رہتا ہے تو اس صورت کو اَلصَّبْرُ عَلَی الطَّاعَۃِ کہتے ہیں۔

۳۔ اَلصَّبْرُ عَلٰی قَضَاءِ اللّٰہِ وَقَدَرِہٖ:

قدرتی مصائب پر صبر کرنا اور ان کو برداشت کرنا۔ مصائب پر صبر کرنے کو 'الصبر علی المصائب' کہتے ہیں اور صبر کی اس آخری قسم کو عرف عام میں 'صبر' کہا جاتا ہے۔ یہ صبر عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے جیسے کسی کے والدین یا اولاد یا کسی بھی قریبی رشتہ دار کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس کو صبر کہا جاتا ہے۔ اسی طرح کسی قدرتی حادثہ، نقصان، مالی پریشانی وغیرہ پر کیا جانے والے صبر کو الصبر علی المصائب کہتے ہیں۔

۷۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی اور دینی خدمات کے بارے میں تفصیلی مضمون لکھیے۔

جواب: (اس کے جواب کے لیے دیکھیں سوال نمبر ۷ سال P.M. , P.E. 2024)